6

ترجمۃ القرآن المجید

جماعت ششم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تَرۡجَمَۃُ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ

برائے جماعت ششم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

منظور شدہ متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 5 / درسی کتب) 18/2021 مورخہ 31-05-2022

استدعا زیرِ نظر مسوّدہ متحدہ علما بورڈ پنجاب، لاہور سے منظور شدہ اور پنجاب قرآن بورڈ، لاہور کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے تصدیق شدہ ہے، تاہم اس میں اگر پرنٹنگ، بائنڈنگ یا متن میں کوئی کمی یا غلطی نظر آئے تو ادارہ ہٰذا کو مطلع کیا جائے کیوں کہ یہ مسوّدہ ہٰذا کا پہلا ایڈیشن ہے۔

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست

مصنفہ: ڈاکٹر سعدیہ گلزار

اراکینِ جائزہ کمیٹی:

- ڈاکٹر محمد اُویس سرور — صدر شعبۂ عربی و علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر ذوالفقار علی — سینئر ماہرِ مضمون، گورنمنٹ عارف ہائر سیکنڈری سکول، لاہور
- حافظ امام علی — ماہرِ مضمون، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، جلو موڑ، لاہور
- محمد اکرم ثانی — ماہرِ مضمون (ر)، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، مرید کے، شیخوپورہ
- ڈاکٹر شاہد فریاد — ماہرِ مضمون، پنجاب ایگزیمنیشن کمیشن، وحدت کالونی، لاہور
- عبدالحفیظ — نمائندہ؛ قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور

ماہرِ زبان: پروفیسر طارق حبیب — شعبہ اردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

سبجیکٹ کوآرڈینیٹرز:
- ★ مہر صفدر ولید — ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- ★ شیخ محمد عابد — ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

کنسلٹنٹ: ★ حافظ محمد اقبال — سینئر ماہرِ مضمون (ریٹائرڈ) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ڈائریکٹر (مسودات): ★ محترمہ فریدہ صادق

انچارج آرٹ سیل: ★ سیدہ انجم واصف

نگرانِ طباعت:
- ★ ڈاکٹر فخر الزمان — سینئر ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- ★ محمد صفدر جاوید — معاون ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

تیار کردہ: گولڈن بک کمپنی، لاہور

Publisher: Punjab Curriculum And Textbook Board, Lahore
Printer: M-R Tajammal Printer and Publishers Lahore

Date of Printing
May 2022

PMIU	PEF	Total Quantity
1133611	230396	1364007

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کو مکمّل فرما دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی آخری کتاب "قرآنِ مجید" کو نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غالب فرمایا اور انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حَسَنہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔



مسجدِ نبوی، مدینہ منوّرہ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک

(قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں)

1 تاج دارِ ختمِ نبوّت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟ (سورۃ الاحزاب:40)

نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

2 ذکر کی بلندی:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۟ (سورۃ الانشراح:4)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا ذکر بلند فرما دیا۔

3 بے پناہ عنایات:

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۟ (سورۃ الضحٰی:5)

اور عنقریب آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) راضی ہو جائیں گے۔

4 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی بہترین نمونہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب:21)

یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

5 اعلیٰ اخلاق و کردار:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (سورۃ القلم: 4)

اور بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

6 حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتّباع، محبّتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۃ آلِ عمران: 31)

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ (بھی) تم سے محبّت فرمائے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

7 تمام جہانوں کے لیے رحمت:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء: 107)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ سبا: 28)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

8 قرآنِ مجید کی تشریح فرمانے والے:

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (سورۃ النحل: 44)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

9 نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود و سلام پڑھنے کا حکم:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (سورۃ الاحزاب :56)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

10 حُضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصافِ حمیدہ:

یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾
(سورۃ الاحزاب :45-46)

اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوش خبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)۔

11 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان، وحی کے مطابق:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی ﴿۳﴾ اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ﴿۴﴾ (سورۃ النجم :3-4)

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (اُن کی طرف) کی جاتی ہے۔

قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہئیں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے خاموشی اور توجّہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیّت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنّت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنّم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنّم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امّتِ مُسلِمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کا تعارف کرواسکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کے مرکزی مضامین اخذ کرسکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ کرسکیں اور اس کا فہم حاصل کرسکیں۔
4. سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہوسکیں۔
5. سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

تلاوت کی ترتیب کے اعتبار سے سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے۔ اس سورت کے کئی نام ہیں۔ اس کا سب سے مشہور نام "سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ" ہے۔ سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کا ایک نام "سبع مثانی" ہے یعنی وہ سات آیات جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔

اس سورت کا ایک نام "سُوۡرَۃُ الصَّلَاۃِ" ہے، کیوں کہ اس کی ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے۔

اس کا ایک نام "سُوۡرَۃُ الۡمُنَاجَاۃِ" ہے، کیوں کہ اس سورت میں دُعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ کا ایک نام "سُوۡرَۃُ الشِّفَآءِ" بھی ہے، کیوں کہ اس کو پڑھ کر دم کرنے سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ جیسی کوئی دوسری سورت نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآنِ مجید میں اتری۔ (مسندِ احمد: 8682)

حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دو ایسے نور دیے گئے جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کسی کو نہیں دیے گئے، یعنی سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ اور سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ کی آخری دو آیات۔ (صحیح مسلم: 806)

ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ پڑھ کر سانپ کے ڈسے شخص پر دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 5736)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ کا مرکزی خیال دعا مانگنے کے طریقہ کی تعلیم ہے۔

اس سورت میں بندہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرتا ہے، اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتا ہے۔ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ میں اللہ تعالیٰ سے "صراطِ مستقیم" یعنی سیدھے راستے پر چلنے کی دعا مانگی جاتی ہے۔ صراطِ مستقیم ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ پورا قرآنِ مجید صراطِ مستقیم کی تفسیر ہے۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا ہے اور پورا قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دعا کا جواب ہے۔

سب سے زیادہ فضیلت والی سورت:

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت ہے، کیوں کہ اس کی فضیلت خود قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ (سورة الحجر: 87)

اور یقیناً ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن۔

اٰیاتُها ۷	(۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَکِّيَّةٌ (۵)	رُکُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔

المنزل ۱

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
اَلۡحَمۡدُ	تمام تعریف	الۡعٰلَمِیۡنَ	سارے جہانوں کا
اَلرَّحۡمٰنُ	بڑا مہربان	اَلرَّحِیۡمُ	نہایت رحم فرمانے والا
اِیَّاكَ	صرف تیری ہی	نَعۡبُدُ	ہم عبادت کرتے ہیں
نَسۡتَعِیۡنُ	ہم مدد مانگتے ہیں	اِهۡدِنَا	ہمیں ہدایت عطا فرما
اَلصِّرَاطَ	راستہ	اَلۡمُسۡتَقِیۡمَ	سیدھا
اَلَّذِیۡنَ	ان لوگوں کا	اَنۡعَمۡتَ	تو نے انعام فرمایا
عَلَیۡهِمۡ	ان پر		

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سُوۡرَةُ الۡبَرَاءَةِ (ب) سَبۡعَ مَثَانِيۡ (ج) سُوۡرَةُ الۡعُقُوۡدِ (د) سُوۡرَةُ الۡاِسۡرَآءِ

ii سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ اور سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری دو آیات کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) دو نور (ب) دو خزانے (ج) دو ستارے (د) دو چراغ

iii سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے (د) سات

iv قرآنِ مجید کی سب سے پہلی سورت ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ النّصر (ج) سورۃ اللھب (د) سورۃ الفیل

v دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ میں (ب) سورۃ الفلق میں (ج) سورۃ النّصر میں (د) سورۃ الاخلاص میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

ii سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

iii سبع مثانی کا کیا معنیٰ ہے؟

iv اللہ تعالیٰ کن لوگوں پر انعام فرماتے ہیں؟

v قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت کون سی ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

اَلْحَمْدُ | اِیَّاكَ | اِهْدِنَا | اَلرَّحْمٰنُ | نَسْتَعِیْنُ | اَلْمُسْتَقِیْم

4 درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾

ii الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾

iii اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾

iv اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۶﴾

5 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے مختلف نام تحریر کیجیے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے مضامین تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔
- قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- کتاب میں موجود تمام سورتیں صحیح تلفّظ اور ترجمہ کے ساتھ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- طلبہ کو کتاب میں موجود تمام سورتوں کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیرالانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔
- کلاس میں طلبہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ

حاصلاتِ تعلُّم:

سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

فِیل عربی زبان میں ہاتھی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں ابرہہ کے لشکر کو اَصۡحٰبُ الۡفِیۡلِ یعنی ہاتھی والے کہا گیا ہے، کیوں کہ انھوں نے ہاتھیوں کے ذریعے مکّہ مکرّمہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

ابرہہ یمن کا حکمران تھا، اس نے یمن میں ایک عالی شان کلیسا تعمیر کر کے یمن کے لوگوں میں یہ اعلان کرا دیا کہ آئندہ کوئی شخص حج کے لیے مکّہ مکرّمہ نہ جائے اور اسی کلیسا کو بیت اللہ سمجھے۔ اس اعلان سے عرب کے لوگوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ان میں سے کسی شخص نے رات کے وقت اس کلیسا میں جا کر گندگی پھیلا دی۔

ابرہہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ایک بڑا لشکر تیار کر کے مکّہ مکرّمہ کا رخ کیا، راستے میں عرب کے کئی قبیلوں نے اسے روکنے کی کوشش کی، لیکن ابرہہ کے لشکر کے ہاتھوں انھیں شکست ہوئی۔ آخر کار یہ لشکر مکّہ مکرّمہ کے قریب ایک جگہ پہنچ گیا۔ اگلی صبح جب اس نے بیت اللہ کی طرف بڑھنا چاہا تو اس کے ہاتھی نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا، اس وقت سمندر کی طرف سے عجیب و غریب قسم کے پرندوں کا ایک غول آیا اور پورے لشکر پر چھا گیا۔ ہر پرندے کی چونچ میں تین تین کنکر تھے، جو انھوں نے لشکر کے لوگوں پر برسائے۔ ان کنکروں نے لشکر کے لوگوں کے جسموں کو چیر کر رکھ دیا۔

یہ عذاب دیکھ کر سارے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ لشکر کے سپاہیوں میں سے کچھ وہیں ہلاک ہو گئے اور کچھ جو بھاگ نکلے، وہ راستے میں مر گئے۔ ابرہہ کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ گل سڑ کر گرنے لگا۔ اسی حالت میں اسے یمن لایا گیا اور وہاں اس کا سارا بدن بہ بہ کر ختم ہو گیا۔ اس کی موت سب سے زیادہ عبرت ناک ہوئی۔ اس کے دو ہاتھی بان مکّہ مکرّمہ میں رہ گئے تھے جو اپاہج اور اندھے ہو گئے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بعد میں ان دونوں کو اسی حالت میں دیکھا بھی تھا۔ (سیرۃ ابنِ ہشام، ج 1، ص 43 تا 56)

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی اور طاقت پر غرور کرنے والوں کو سزا کا مزہ بھی چکھا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآنِ مجید میں بیان فرما کر قیامت تک آنے والے انسانوں کی نصیحت کا ذریعہ بنا دیا۔

اصحابِ فیل کے اس واقعہ نے پورے عرب کے دلوں میں قُریش کی عظمت بڑھا دی ۔ سب ماننے لگے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں، اُن کی طرف سے خود اللہ تعالیٰ نے اُن کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اسی عظمت کا یہ اثر تھا کہ قُریشِ مکّہ مختلف ملکوں کا سفر کرتے تھے اور راستے میں کوئی اُن کو نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ ابرہہ کے خانۂ کعبہ پر حملہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعہ اس لشکر کو عبرت کا نشان بنایا تھا۔

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ کا مرکزی خیال ہاتھی والے لشکر کی تباہی کا ذکر کر کے مسلمانوں کو تسلّی دینا ہے۔

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر کے خانۂ کعبہ اور قُریش مکّہ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ابرہہ اور اس کے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنھوں نے کنکریاں پھینک کر پورے لشکر کو نیست و نابود کر دیا۔

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے۔ وہ جب کسی بڑے لشکر کو ہلاک کرنا چاہے تو چھوٹے پرندوں کے ذریعے بھی اسے ہلاک کر سکتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طاقت پر مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

اٰیاتُہا ۵	(۱۰۵) سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ (۱۹)	رُکُوْعُہَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ !) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾

کیا اُس نے اُن کی چال کو بے کار نہیں کر دیا۔ اور اُس نے اُن پر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندے بھیجے۔

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾

جو اُن کو کھنگر کی پتھریاں مارتے تھے۔ تو (اللہ نے) اُنھیں کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i فیل کا معنٰی ہے:

(الف) اُونٹ (ب) گائے (ج) ہاتھی (د) بیل

ii یمن کے حکمران کا نام تھا:

(الف) نجاشی (ب) کِسریٰ (ج) قیصر (د) ابرہہ

iii ابرہہ نے حملہ کیا تھا:

(الف) مکّہ مکرّمہ پر (ب) مدینہ منوّرہ پر (ج) جدّہ پر (د) طائف پر

iv ہاتھی والوں کا قصّہ ہے:

(الف) سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ میں (ب) سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ میں (ج) سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ میں (د) سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ میں

v اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو ہلاک کیا:

(الف) زلزلے کے ذریعے (ب) فرشتوں کے ذریعے (ج) پرندوں کے ذریعے (د) تیز آواز کے ذریعے

2 مختصر جواب دیجیے:

i سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

ii سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

iii ابرہہ نے کلیسا بنا کر لوگوں میں کیا اعلان کیا تھا؟

iv اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر کو کیسے ہلاک کیا؟

v اَصۡحَابُ الۡفِیۡلِ کن لوگوں کو کہا گیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) ہاتھی والوں کا واقعہ اور اس سے حاصل ہونے والا سبق مختصر الفاظ میں تحریر کریں۔

(ii) سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کے مضامین بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآنِ مجید میں ہاتھی کے علاوہ جن جانوروں کے نام آئے ہیں، ان میں سے چند جانوروں کے نام عربی میں یاد کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو موقع دیجیے کہ وہ ہاتھی والوں کا واقعہ سکول اسمبلی یا کمرا جماعت میں اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔
- ہاتھی والوں کے عبرت ناک انجام سے جو سبق ملتا ہے، اسے طلبہ کے سامنے بیان کیجیے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

قُریش ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلہ کا نام ہے۔ قُریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد تھے۔ یہ سورت قُریش مکّہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بارے میں نازل ہوئی۔ قریش پر ان احسانات کا ذکر اس لیے کیا گیا تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں اور توحید کی دعوت کو قبول کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں خوف کی حالت میں امن عطا کیا اور بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا۔

اس سورت میں قُریش مکّہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے تین انعامات بیان فرمائے ہیں:

1. گرمی اور سردی میں تجارتی سفر کرنے کا موقع میسّر آنا
2. بھوک کی حالت میں کھانا نصیب ہونا
3. بدامنی کی حالت میں امن دینا

حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے تعلق اور بیتُ اللہ کے خادم ہونے کی وجہ سے قُریشِ مکّہ کے تجارتی قافلے لُوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے علاقہ کی تجارتی سرگرمیاں ان کے ہاتھ میں دے رکھی تھیں۔ یہ سردی کے موسم میں یمن کی طرف جاتے تھے جو ایک گرم علاقہ ہے اور گرمی کے موسم میں شام جاتے تھے، جو ایک ٹھنڈا علاقہ ہے۔

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا مرکزی خیال قُریش مکّہ کو شکر ادا کرنے، شرک سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دینا ہے۔

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں عطا فرمائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی اور زیادہ فرماں برداری کرنی چاہیے۔ یہ بھی شکر گزاری کی ایک صورت ہے۔

اٰیَاتُھَا ۴ | (۱۰۶) سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ مَّکِّیَّۃٌ (۲۹) | رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۝۲

چوں کہ قریش کو رغبت دلائی۔(یعنی) اُنھیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ

تو اُنھیں چاہیے کہ وہ (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے) اِس گھر (کعبہ) کے ربّ کی عبادت کریں۔ وہ جس نے اُنھیں بھوک میں کھانا کھلایا

وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

اور خوف سے امن دیا۔



خانۂ کعبہ، مکّہ مکرّمہ

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے کا نام ہے:

(الف) ثقیف (ب) قُریش (ج) اوس (د) نُضَیر

ii قُریش کے لوگ اولاد تھے:

(الف) حضرت اسحاق علیہ السّلام کی (ب) حضرت یعقوب علیہ السّلام کی (ج) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی (د) حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی

iii سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ میں ذکر آیا ہے:

(الف) بہار اور خزاں کا (ب) گرمی اور سردی کا (ج) بہار اور گرمی کا (د) گرمی اور برسات کا

iv قریش کے لوگ گرمیوں میں سفر کرتے تھے:

(الف) شام کی طرف (ب) یمن کی طرف (ج) حبشہ کی طرف (د) عراق کی طرف

v اللہ تعالیٰ نے قریش مکّہ کو کھانا کھلایا:

(الف) پیاس کی حالت میں (ب) خوف کی حالت میں (ج) بھوک کی حالت میں (د) روزے کی حالت میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i قبیلۂ قُریش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

iii قریش مکّہ کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں؟

iv قریش کے لوگ کس پیغمبر کی اولاد میں سے تھے؟

v اللہ تعالیٰ نے قریش کی کس چیز سے حفاظت عطا فرمائی؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ میں اللہ تعالیٰ نے کن تین انعامات کا ذکر کیا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سیرتِ طیّبہ کی کسی مستند کتاب سے قبیلۂ قریش کے بارے میں معلومات جمع کریں اور اپنے ساتھیوں کو اس قبیلے کے بارے میں بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سیرتِ طیّبہ کی مستند کتابوں کے بارے میں بتائیں اور کسی ایک کتاب کا مطالعہ کرنے کی تلقین کریں۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

ماعون استعمال کی ان معمولی چیزوں کو کہتے ہیں جو عام طور پر پڑوسی ایک دوسرے سے مانگ لیا کرتے ہیں، جیسے برتن وغیرہ۔ اسی لفظ پر سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ رکھا گیا ہے۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے کردار میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ یتیموں پر ظلم کرتے ہیں، غریبوں کی نہ خود مدد کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے، جب کہ دکھاوا کرنے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ اتنے خود غرض ہو جاتے ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں بھی لوگوں کے مانگنے پر نہیں دیتے۔

بہت سے مفسّرین نے اس سورت میں آنے والے لفظ ماعون کا معنیٰ زکوٰۃ بھی کیا ہے۔ اس سورت میں ان لوگوں کی مذمّت کا بیان ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ آخرت کا انکار انسان کو نیکیوں سے دور کر دیتا ہے۔

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو زندگی میں ہمیشہ اچھی عادتیں اختیار کرنی چاہییں۔ بری عادتوں کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے اور لوگوں میں بھی اس کی عزّت ختم ہو جاتی ہے۔

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اس نیکی کو قبول فرماتا ہے جو اس کی رضا کے لیے کی جائے۔ جو نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ریاکاری اور نمود و نمائش کو پسند نہیں فرماتا۔

آیَاتُهَا ٧ | (١٠٧) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (١٧) | رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i آخرت کا انکار کرنے والوں کے بُرے کردار کو بیان کیا گیا ہے:

(الف) سُوْرَةُ النَّصْرِ میں (ب) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ میں (ج) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ میں (د) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ میں

ii ''استعمال کی معمولی چیزیں'' ترجمہ ہے:

(الف) فیل کا (ب) نصر کا (ج) ماعُون کا (د) کوثر کا

iii نیکی ضائع ہو جاتی ہے:

(الف) چھپانے سے (ب) دکھاوا کرنے سے (ج) گننے سے (د) بتانے سے

iv استعمال کی عام چیزوں کے علاوہ "ماعُون" کا ایک معنی ہے:

(الف) جہاد (ب) حج (ج) نماز (د) زکوٰۃ

v اللہ تعالیٰ صرف اس نیکی کو قبول فرماتے ہیں جو کی گئی ہو:

(الف) اس کی رضا کے لیے (ب) باوضو ہو کر (ج) قبلہ رخ ہو کر (د) اپنے پیسوں سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) ماعُون کا کیا معنیٰ ہے؟

(ii) سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ کا مرکزی خیال لکھیں۔

(iii) آخرت کو جھٹلانے والے نیکی کس ارادے سے کرتے ہیں؟

(iv) بُری عادتوں کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

(v) آخرت کو جھٹلانے والوں کا عبادت کے بارے میں کیا رویّہ ہوتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ کا تعارف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں۔

(ii) سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اگر آپ کے کسی ہم جماعت کو قلم، کاپی یا کسی دوسری چیز کی ضرورت ہو تو اسے ضرور دیجیے۔ یہ سب چیزیں بھی ماعُون ہیں، یعنی عام استعمال کی چیزیں ہیں، جو ضرورت کے وقت دوسروں کو پیش کرنا ہمارے دین کا حکم ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو بتائیں کہ وہ کس طرح دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں طلبہ کو ایک عملی خاکہ کے لیے تیار کیجیے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

کوثر کا معنی ہے: جنّت کا ایک حوض یا خیرِ کثیر۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ قرآنِ مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے، جب کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صاحب زادوں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر کفّار نے خوشیاں منائیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کو نازل فرمایا اور یہ بشارت دی کہ ان کافروں کا نام تو مٹ جائے گا لیکن ہمارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ گرامی ہمیشہ باقی رہے گا۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا مرکزی خیال حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کا بیان ہے۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر یعنی اپنا خاص فضل عطا فرمانے کا اعلان فرمایا ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے بے نام و نشان رہنے کی خبر دی ہے۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

کا ذکرِ مبارک اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ تو زندہ و جاوید ہے، جب کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کو کوئی جانتا بھی نہیں اور اگر کوئی ان کا ذکر کرتا بھی ہے تو بُرے الفاظ سے کرتا ہے۔

ان عظیم نعمتوں پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پوری کائنات میں سب سے زیادہ محبّت حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک نام کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے بلند فرما دیا ہے۔

حوضِ کوثر:

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ نازل ہوئی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کو سنایا، پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں! آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جنّت کی ایک نہر ہے، جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ جس میں خیرِ کثیر ہے اور وہ حوض ہے جس پر میری امّت قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئے گی۔ اس کے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ اس وقت بعض لوگوں کو فرشتے حوض سے ہٹا دیں گے تو میں کہوں گا کہ میرے پروردگار! یہ تو میری امّت میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کیا نیا دین اختیار کیا تھا۔

(صحیح مسلم: 400)

اٰيَاتُهَا ٣ | (١٠٨) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (١٥) | رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ؕ ②

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③

بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْعَصْرِ (ب) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ (ج) سُوْرَةُ النَّصْرِ (د) سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ

ii سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ میں حکم دیا گیا ہے:

(الف) نماز اور زکوٰۃ کا (ب) قربانی اور حج کا (ج) نماز اور قربانی کا (د) جہاد اور ہجرت کا

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے بے نشان رہنے کی خبر ہے:

(الف) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ میں (ب) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ میں (ج) سُوْرَةُ اللَّهَبِ میں (د) سُوْرَةُ الْفَلَقِ میں

iv کوثر کا معنیٰ ہے:

(الف) جنّت کا حوض (ب) آسمان کے ستارے (ج) جنّت کے پھول (د) زمین کی رونق

v اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک نام کو بلند کر دیا:

(الف) ہزار سال کے لیے (ب) پانچ ہزار سال کے لیے (ج) دس ہزار سال کے لیے (د) قیامت تک کے لیے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ کا مضمون کیا ہے؟

ii سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ کس موقع پر نازل ہوئی؟

iii سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ میں کن دو کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

iv سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

v اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ میں کیے گئے وعدے کو کیسے پورا فرمایا؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا ایک تقاضا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سنّتوں پر عمل کرنا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو روزانہ ایک ایسی سنّت سکھائیں جس پر وہ آسانی سے عمل کر سکیں۔
- طلبہ کو آگاہ کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روحانی اولاد کو کتنی کثرت عطا فرمائی ہے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیرالانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

اس سورت کی پہلی آیت میں کافروں کو خطاب کر کے نبی کریم رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ انھیں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ مسلمان کبھی کافروں کے بتّوں کی پوجا نہیں کریں گے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ ہے۔

ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی دعا بتا دیجیے کہ ہم سونے سے پہلے اس کو پڑھ لیا کریں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ پڑھنے کی تلقین فرمائی اور یہ ارشاد بھی فرمایا: یہ شرک سے بے زاری کا اعلان ہے۔ (سنن ابو داؤد:5055)

کفّارِ مکّہ جب حضرت محمد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو زبانی اور جسمانی تشدّد کے باوجود توحید کی دعوت سے نہ روک سکے تو انھوں نے سودے بازی کی پیش کش کی۔ انھوں نے کہا کہ ایک سال ہم آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک سال آپ ہمارے بُتوں کی عبادت کریں۔ اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس میں بُت پرستی کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کافروں کو یہ سورت سنائی تو وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کبھی ان کی بات مانیں گے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ کا مرکزی خیال کفّار کو توحید کی دعوت اور بُت پرستی کا صاف انکار ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے کفّار کو توحید یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی گئی ہے اور بُت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ میں دوٹوک الفاظ میں فرمادیا گیا ہے کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایسی کوئی مصالحت قابلِ قبول نہیں ہے جس سے حق اور باطل کا فرق ختم ہو جائے۔ البتّہ قرآنِ مجید کی دوسری آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ شریعت کی حدود میں میل جول رکھا جاسکتا ہے۔ اُن کے ساتھ معاہدہ کیا جاسکتا ہے، خرید و فروخت کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کی مبارک سیرت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔

> **معلومات:**
> نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ کو ایک چوتھائی قرآنِ مجید کے برابر قرار دیا۔
> (سنن ترمذی: 2893)

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اور تمام انبیاء کرام علیھم السّلام نے شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

اٰیَاتُهَا ٦	(١٠٩) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (١٨)	رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرمادیجیے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بُتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿٤﴾

جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بُتوں) کی جن کی تم نے عبادت کی۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۗ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ع

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی
قُلۡ	آپ فرما دیجیے
مَا	جس، جو
اَنَا	میں
اَعۡبُدُ	میں عبادت کرتا ہوں
لِیَ	میرے لیے

لفظ	معنٰی
لَاۤ	نہیں
اَنۡتُمۡ	تم
عَابِدٌ	عبادت کرنے والا
لَکُمۡ	تمھارے لیے
دِیۡنُکُمۡ	تمھارا دین

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i بُت پرستی کا صاف انکار ہے:

(الف) سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ میں (ب) سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ میں (ج) سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ میں (د) سُوۡرَۃُ النَّاسِ میں

ii سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ میں بے زاری کا اعلان ہے:

(الف) جھوٹ سے (ب) غیبت سے (ج) شرک سے (د) ملاوٹ سے

iii اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) دھوکا (ب) منافقت (ج) جہالت (د) شرک

iv نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

(الف) کھانے سے پہلے (ب) کھانے کے بعد (ج) سونے سے پہلے (د) سو کر اٹھنے کے بعد

v کسی کو بھی اجازت نہیں ہے:

(الف) غیر مسلموں سے معاہدہ کی (ب) غیر مسلموں سے خرید و فروخت کی

(ج) غیر مسلموں سے لین دین کی (د) غیر اللہ کی عبادت کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ کب نازل ہوئی؟

ii سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ کا مرکزی خیال لکھیں۔

iii سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ میں کس چیز کا صاف انکار کیا گیا ہے؟

iv سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

v تمام انبیاء کرام علیہم السّلام نے کس چیز کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

قُلْ	اَعْبُدُ	مَا
اَنْتُمْ	عَابِدٌ	اَنَا

4 درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ‏ ①

ii لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ‏ ②

iii وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ‏ ⑤

iv لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ‏ ⑥

5 تفصیلی جواب دیجیے:

i سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡنَ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡنَ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- دینِ اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ کس قسم کے تعلقات درست ہیں اور کس قسم کے تعلقات درست نہیں ہیں، اس موضوع پر تحقیق کیجیے اور اپنی تحقیق کا نتیجہ کمرا جماعت میں پیش کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو اسلام میں اقلیتوں کے حقوق سے آگاہ کیجیے۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دیجیے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَةُ النَّصْرِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ النَّصْرِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَةُ النَّصْرِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَةُ النَّصْرِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

نصر کا معنیٰ ہے: مدد۔ اس سورت میں مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ النَّصْرِ ہے۔ اس سورت کا دوسرا نام سُوْرَةُ التَّوْدِيْعِ ہے۔ تودیع کا معنیٰ ہے: کسی کو رخصت کرنا یا الوداع کہنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ سُوْرَةُ النَّصْرِ کے نازل ہونے کے بعد نبی پاک خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے اور جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

اے ہمارے ربّ! تو پاک ہے، ساری تعریف تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

(صحیح بخاری: 4967)

سُوْرَةُ النَّصْرِ مکمّل نازل ہونے والی آخری سورت ہے۔ اس کے بعد کوئی سورت پوری نازل نہیں ہوئی۔ سب سے پہلی مکمّل نازل ہونے والی سورت سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ ہے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ کا مرکزی خیال اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ، دین کے پھیلنے کی بشارت اور استغفار و تسبیح کا حکم ہے۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اہلِ ایمان کو فتحِ مکّہ کے ساتھ ساتھ اور بھی فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کا

دین غالب ہو گا۔ لوگ بڑی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوں گے۔ اس سورت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عظیم مشن یعنی دینِ اسلام کے غالب ہو جانے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے اور اس سے اِستغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر طرح کے گناہوں سے بالکل پاک اور معصوم تھے۔ اس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو استغفار کی تلقین دراصل امّت کو یہ بتانے کے لیے کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کو تو اور زیادہ اہتمام کے ساتھ استغفار کرنا چاہیے۔

اس سورت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ جب مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں انھیں کامیابی عطا فرماتا ہے اور دوسروں لوگوں کو بھی ان کا ہم نوا بنا دیتا ہے۔

اٰیَاتُہَا ۳	(۱۱۰) سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۴)	رُکُوْعُہَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَیْتَ النَّاسَ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ اور آپ لوگوں کو دیکھیں

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو آپ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے

وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

اور اُس سے مغفرت طلب کریں بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَۃُ النَّصۡرِ میں حکم دیا گیا ہے:

(الف) تسبیح اور استغفار کا (ب) نماز اور قربانی کا (ج) نماز اور زکوٰۃ کا (د) جہاد اور قتال کا

ii سُوْرَۃُ النَّصۡرِ میں مدد کا وعدہ کیا گیا ہے:

(الف) بنی اسرائیل سے (ب) مسلمانوں سے (ج) اہلِ عرب سے (د) تینوں سے

iii النّصر کا معنی ہے:

(الف) مدد (ب) ہجرت (ج) نصیحت (د) نصیب

iv سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْمَسَدِ (ب) سُوْرَۃُ الْبَرَآءَۃِ (ج) سُوْرَۃُ التَّوْحِیْدِ (د) سُوْرَۃُ التَّوْدِیْعِ

v سب سے آخر میں نازل ہونے والی مکمّل سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ (ب) سُوْرَۃُ اللَّھَبِ (ج) سُوْرَۃُ النَّصۡرِ (د) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کہاں نازل ہوئی؟

ii سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ النَّصۡرِ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کن دو کاموں کا حکم دیا گیا ہے؟

iv سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کی کوئی ایک خصوصیت تحریر کریں۔

v سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کس سے مدد کا وعدہ فرمایا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii. سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- پوری دنیا میں اسلام کے پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ اس موضوع پر تحقیق کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ اس موضوع پر مذاکرہ کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو فتحِ مکّہ مکرّمہ کا واقعہ سنائیں۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ النَّصۡرِ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ اللَّھَبِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ اللَّھَبِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ اللَّھَبِ کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے چچا ابو لہب کے لیے تباہی اور ہلاکت کا اعلان ہے اور اس کے ''لَھَب'' یعنی دہکتے ہوئے شعلے میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ اللَّھَبِ ہے۔

اس سورت کا ایک نام "سُوْرَۃُ الْمَسَدِ" بھی ہے، جس کا معنٰی ہے بل کھائی ہوئی رسّی۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی علانیہ دعوت دینے کا حکم فرمایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صفا کے پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس دور کے طریقہ کے مطابق لوگوں کو پکار کر جمع فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟ " لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک ہم آپ کا یقین کریں گے کیوں کہ آپ سچے ہیں۔

"آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "لوگو! ایک اللہ کی عبادت کرو، میں اللہ کا رسول ہوں اور تمھیں آخرت کے انجام سے خبردار کرنے آیا ہوں۔ " اس پر ابولہب نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ اقدس میں نازیبا کلمات کہے اور پھر بولا کہ اے محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کیا تم نے ہمیں اس لیے یہاں جمع کیا تھا؟

ابولہب کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی کی کوشش کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا اور اس میں ابولہب کی تباہی کا اعلان فرمایا۔ (صحیح بخاری: 4801)

سُوْرَۃُ اللَّھَب کا مرکزی خیال حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے انجام کا بیان ہے۔

اس سورت میں ابو لہب اور اس کی بیوی امِّ جمیل کی سخت مذمّت کی گئی ہے۔ امِّ جمیل حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی اور چغلی کھا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیفیں پہنچایا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ابو لہب اور اس کی بیوی کو دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی بُری خبر سنائی ہے۔

اس سورت کا مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو بھی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھے گا وہ ناکام و نامُراد ہو گا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھنے والا آخرت کے عذاب کا شکار تو ہو گا ہی، دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اسے عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔

اٰیَاتُھَا ۵	(۱۱۱) سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ (۶)	رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہوجائے۔ نہ اُس کا مال اس کے کچھ کام آیا اور (نہ وہ) جو اُس نے کمایا۔

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

وہ جلد شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اور اُس کی بیوی (بھی آگ میں ہوگی) لکڑیاں (ایندھن) اُٹھائے پھرتی رہنے والی۔

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی بَٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چچا تھا:

(الف) ابو جہل (ب) ابولہب (ج) امیّہ بن خلف (د) عتبہ

ii ابولہب کی بیوی کو کہا جاتا تھا:

(الف) امِّ جمال (ب) امِّ فروہ (ج) امِّ جمیل (د) امِّ ایمن

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کا انجام بیان کیا گیا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ اللَّهَبِ میں (ب) سُوْرَۃُ النَّصْرِ میں (ج) سُوْرَۃُ النَّاسِ میں (د) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ میں

iv سُوْرَۃُ اللَّهَبِ کا ایک نام ہے:

(الف) سُوْرَۃُ غَافِرٍ (ب) سُوْرَۃُ الْاِسْرَآءِ (ج) سُوْرَۃُ الْبَرَآءَۃِ (د) سُوْرَۃُ الْمَسَدِ

v لَهَب کا معنیٰ ہے:

(الف) جہنّم (ب) شعلہ (ج) چنگاری (د) آگ

2 مختصر جواب دیجیے۔

i ابولہب کون تھا؟

ii امِّ جمیل کی مذمّت کیوں کی گئی؟

iii سُوْرَۃُ اللَّهَبِ کا مرکزی خیال لکھیں۔

iv سُوْرَۃُ اللَّهَبِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

v سُوْرَۃُ اللَّهَبِ کے مطابق کون لوگ عبرت کا نشان بنیں گے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ اللَّھَبِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوۡرَۃُ اللَّھَبِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلام کے ابتدائی زمانے میں جن شخصیات نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی حفاظت میں مرکزی کردار ادا کیا، ان کے اسمائے گرامی چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قریبی رشتہ داروں کے نام بتائیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے کا تعارف کروائیں۔
- طلبہ کو مکّی زندگی کے اہم واقعات سے بھی آگاہ کیجیے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ اللَّھَبِ کے تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

اخلاص کا معنی ہے: صاف کرنا، خالص کرنا۔ اس سورت نے شرک کی تمام صورتوں کو غلط قرار دے کر خالص توحید ثابت کی ہے۔ اسی لیے بھی اس کو سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کہا جاتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اس سورت کو حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔ (صحیح بخاری: 7334)

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس سورت سے بہت محبّت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک زمانے میں ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکثر نمازوں میں سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کے اس عمل کی خبر دی گئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "انھیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبّت کرتا ہے۔" (صحیح بخاری: 7375)

یہ سورت حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکّی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس میں ان تمام لوگوں کے عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اولاد مانتے تھے۔

کچھ کافروں نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ جس معبود کی عبادت کرتے ہیں، وہ کیسا ہے؟اس کا حسب نسب بیان کر کے اس کا تعارف تو پیش کیجیے۔اس کے جواب میں سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ نازل ہوئی۔

سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ کا مرکزی خیال توحید کا جامع بیان ہے۔

اس سورت میں توحید کا تعارف کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے،اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی کسی اعتبار سے اس جیسا ہے۔وہی مخلوق کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔وہ شریک، اولاد اور ہم سر یعنی برابری کرنے والے سے پاک اور یکتا ہے۔

اس سورت میں تمام انسانیّت کو توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔اس سورت کے مضامین کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ یکتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں۔

معلومات:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ کو دس مرتبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں ایک محل تیار فرمائیں گے۔

(مسند احمد: 15610)

اٰیَاتُھَا ۴	(۱۱۲) سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ مَکِّیَّۃٌ (۲۲)	رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنیٰ اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ
اَحَدٌ	ایک ہی
لَمۡ یَلِدۡ	نہ وہ کسی کا باپ ہے
کُفُوًا	برابر
اَلصَّمَدُ	بے نیاز
لَمۡ یُوۡلَدۡ	نہ وہ کسی کا بیٹا ہے

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i. ایک تہائی قرآن مجید کے برابر ہے:

(الف) سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ (ب) سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ (ج) سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ (د) سُوۡرَۃُ النَّاسِ

ii. سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ کا مرکزی خیال ہے:

(الف) توحید (ب) رسالت (ج) آخرت (د) نبوت

iii اللہ تعالیٰ پاک ہے:

(الف) شریک سے (ب) اولاد سے (ج) ہم سر سے (د) تینوں سے

iv سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ میں مکمل نفی کی گئی ہے:

(الف) جادو کی (ب) توہم پرستی کی (ج) جہالت کی (د) شرک کی

v سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ نازل ہوئی:

(الف) مدنی زندگی کی ابتدا میں (ب) مکّی زندگی کی ابتدا میں (ج) مدنی زندگی کے آخر میں (د) مکّی زندگی کے آخر میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ میں توحید کا تعارف کیسے کرایا گیا ہے؟

iv سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

v سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ میں کن لوگوں کے عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

اَحَدٌ اَلصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ لَمْ یُوْلَدْ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾

ii اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

iii لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾

5 تفصیلی جواب دیجیے۔

i) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- قرآن مجید کی کم از کم دس ایسی آیات جمع کریں جن میں شرک سے مکمل انکار کا حکم دیا گیا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی روشنی میں عقیدۂ توحید کے معنیٰ اور اس کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
- طلبہ کو بتائیں کہ قوموں میں شرک کی بیماری کیسے سرایت کرتی ہے؟

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ

حاصلاتِ تعلّم:

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کا تعارف کروا سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

قرآنِ مجید کے آخر میں دو سورتیں ہیں، جنھیں "مُعَوِّذَ تَیْنِ" یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ ان سورتوں کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یہ دونوں سورتیں ہر فرض نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طبیعت کی ناسازی کے موقع پر بھی دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5017)

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کا مرکزی خیال اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے کا اعلان اور نقصان دہ چیزوں سے پناہ مانگنے کا طریقہ سکھانا ہے۔

یہ دونوں سورتیں جادو، شیطان، جنّات اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لیے بہت اہم ہیں۔

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ میں اندھیری رات، جادو اور حسد وغیرہ کی برائی اور نقصان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ سُوْرَۃُ النَّاسِ میں بتایا گیا ہے کہ برائی کی طرف بلانے والے انسانوں اور جنّات کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا و آخرت کا ہر نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کو ایک ذرّہ کے برابر بھی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیے دنیا اور آخرت کی تمام آفات سے محفوظ رہنے کا اصل ذریعہ ایک ہی ہے، وہ یہ کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے دے اور اپنی دعاؤں سے اس کی پناہ کے حصول کی کوشش کرے۔ مُعَوِّذَتَيْنِ میں دنیا اور آخرت کی تمام آفات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

ان دونوں سورتوں کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اگر ہم دنیاوی نقصان سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے کر ہماری حفاظت فرمائے۔

معلومات:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
جو شخص ہر صبح اور ہر شام تین مرتبہ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ اور مُعَوِّذَتَيْنِ پڑھ لے تو یہ سورتیں ہر شر کے مقابلے میں اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (سنن ترمذی: 3575)

اٰيَاتُهَا ۵ | (۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) | رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے میں صبح کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اُس چیز کے شر سے جو اس (اللہ) نے پیدا فرمائی۔

وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

آیاتُھا ٦ | (١١٤) سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ (٢١) | رُکُوعُھا ١

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے میں لوگوں کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾

(چاہے وہ) جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

نوٹ:

جماعت ششم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنیٰ اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں	اَلْفَلَقِ	صبح
خَلَقَ	اس نے پیدا فرمائی	غَاسِقٍ	اندھیری رات
وَقَبَ	وہ چھا جائے	اَلنَّفّٰثٰتِ	پھونکیں مارنے والیاں
اَلْعُقَدِ	گرہیں	مِنْ شَرِّ	شر سے

لفظ	معنیٰ
اَلنَّاسِ	لوگ
اَلْوَسْوَاسِ	وسوسہ ڈالنے والا
صُدُوْرِ	سینے

لفظ	معنیٰ
مَلِكِ	بادشاہ
اَلْخَنَّاسِ	پیچھے ہٹ جانے والا (شیطان)
اَلْجِنَّةِ	جِنّات

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَةُ الْفَلَقِ اور سُوْرَةُ النَّاسِ کو کہا جاتا ہے:

(الف) حوامیم (ب) مسبّحات (ج) مُعَوِّذَتَین (د) مقطّعات

ii برائی سے بچنے کے لیے توفیق ضروری ہے

(الف) اللہ تعالیٰ کی (ب) والدین کی (ج) فرشتوں کی (د) دوستوں کی

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مُعَوِّذَتَین پڑھتے تھے:

(الف) کھانے سے پہلے (ب) نماز سے پہلے (ج) نیند سے بیدار ہو کر (د) سونے سے پہلے

iv مُعَوِّذَتَیْن میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے؟

(الف) دنیا کی تمام آفات سے (ب) آخرت کی تمام آفات سے (ج) دنیا و آخرت کی تمام آفات سے (د) بڑھاپے سے

v مُعَوِّذَتَیْن میں اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا اعلان کیا گیا ہے؟

(الف) ربوبیت (ب) خالقیت (ج) رزّاقیت (د) کبریائی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i قرآنِ مجید کی آخری دو سورتوں کو مُعَوِّذَتَین کیوں کہا جاتا ہے؟

ii مُعَوِّذَتَین کا مرکزی خیال لکھیں۔

iii سُوْرَۃُ الْفَلَقِ میں کن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے؟

iv سب سے بڑی طاقت کس کی ہے؟

v سُوْرَۃُ النَّاسِ میں کن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

خَلَقَ | اَلْوَسْوَاس | اَلْخَنَّاسِ | صُدُوْر | اَلْجِنَّة

اَلْفَلَقِ | غَاسِقٍ | وَقَبَ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾

ii مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾

iii اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾

iv مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿٦﴾

5 تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کے مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ کی آیات صحیح تلفّظ اور ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔ ترجمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے روزانہ ان سورتوں کی تلاوت کا معمول بنائیں۔ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں کی لازماً تلاوت کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو آگہی دیجیے کہ شیطان کس طرح انسان سے دشمنی کرتے ہوئے اسے غلط راستے پر ڈالتا ہے۔
- طلبہ کو غصّے کے نقصانات سے آگاہ کیجیے۔
- طلبہ کے ساتھ بُری صحبت کے اثرات پر ایک مذاکرہ کیجیے۔

حضرت آدم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش کے بارے میں جان سکیں۔
2. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی بیان کر سکیں۔
3. حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام کے زمین پر آنے کے بارے میں آگاہ سکیں۔
4. حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام کی اللہ تعالیٰ سے کی گئی دعا سے روشناس ہو سکیں۔
5. جان سکیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام پہلے انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو مٹّی سے پیدا فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السّلام سے انسانی نسل کا آغاز ہوا۔ اسی وجہ سے حضرت آدم علیہ السّلام کو "ابوالبشر" یعنی انسانوں کے والد کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السّلام کا ایک لقب "صَفِیّ اللہ" بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے چُنے ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش کا ذکر فرمایا کہ مَیں زمین میں انسان کو اپنا خلیفہ یعنی نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا آپ ایسی مخلوق بنائیں گے جو زمین میں فساد مچائے گی اور خون بہائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے کے بعد تمام چیزوں کے نام یعنی ان کا علم سکھا دیا۔ پھر ان چیزوں کے نام فرشتوں سے پوچھے۔ فرشتے ان چیزوں کے نام نہ بتا سکے۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے ان سب چیزوں کے نام بتا دیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو علم کے لحاظ سے فضیلت عطا فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

تمام فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ ابلیس جنّات میں سے تھا۔

ابلیس نے تکبُّر کیا اور حضرت آدم علیہ السّلام سے حسد کیا۔ اس تکبّر اور حسد کی وجہ سے اس نے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا:

میں اُس سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اُسے مٹّی سے پیدا کیا۔ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 12)

اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو یہاں رہ کر تکبّر کرے۔ اس لیے تو ذلیل اور رُسوا ہو کر یہاں سے نکل جا۔ ابلیس مردُود نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک مہلت مانگی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے سے ہٹا سکے، چناں چہ بندوں کی آزمائش کے لیے اسے یہ مہلت دے دی گئی۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو سیدھے راستے سے نہیں ہٹا سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام کو جنّت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اجازت دی کہ جنّت میں جہاں سے چاہیں کھائیں اور پییں، لیکن ایک درخت کے پاس جانے سے منع فرما دیا۔ ابلیس نے ان دونوں سے کہا کہ کیا مَیں آپ کو ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کا پھل کھانے سے آپ دونوں فرشتے بن جاؤ گے اور آپ کو ایسی زندگی اور بادشاہت مل جائے گی جو کبھی ختم نہ ہو۔ وہ انھیں یقین دلانے لگا کہ میں تو صرف آپ دونوں کی بھلائی چاہتا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام نے ابلیس کے وسوسے پر بُھول کر اس درخت کا پھل کھا لیا۔

حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام کو فوراً اپنی بُھول کا شدّت سے احساس ہوا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور درخواست کی:

"اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 23)

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام کو زمین پر بھیج دیا۔ پھر اور دونوں کے ذریعے سے بہت سے انسان پیدا فرمائے، جن کی ہدایت کے لیے نُبوّت اور رسالت کا سلسلہ جاری فرمایا گیا۔ نُبوّت کے اس

سلسلے میں حضرت آدم علیہ السّلام کو پہلے اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان ہمارا دشمن ہے۔ وہ ہم سے حسد کرتا ہے اور وسوسہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہمیں شیطان کے شرّ سے بچنے کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ معافی مانگنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور ان کی غلطیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ غرور اور تکبّر کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

آیت 11 تا 27

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ لَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق

اور یقیناً ہم نے تمھیں پیدا فرمایا پھر ہم نے تمھاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم سب آدم (علیہ السّلام) کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ

تو ابلیس کے سوا اُن سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا۔ (اللہ نے) فرمایا کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو سجدہ نہ کرے

اِذْ اَمَرْتُکَ ط قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ج خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾

جب کہ میں نے تجھے حکم دیا (ابلیس نے) کہا میں اُس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اُسے مٹّی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْهَا

(اللہ نے) فرمایا پھر تُو یہاں سے اُتر جا کیوں کہ تجھے یہ حق نہیں کہ تُو یہاں (رہ کر) تکبّر کرے

فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ

لہٰذا تُو نکل جا بے شک تُو ذلیلوں میں سے ہے۔ (ابلیس نے) کہا تُو مجھے (زندہ رہنے کی) مہلت دے اُس دن تک کے لیے

یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ

جس دن لوگ (قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک تُو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔ (ابلیس نے) کہا

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ

تو (مجھے قسم ہے) جیسا کہ تُو نے مجھے گمراہ کر دیا میں (بھی) ان کی تاک میں ضرور بیٹھوں گا تیرے سیدھے راستہ پر۔ پھر میں ضرور اُن کے پاس آؤں گا

مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ

اُن کے سامنے سے اور اُن کے پیچھے سے اور اُن کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے

وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ

اور تُو اُن کی اکثریت کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا۔ (اللہ نے) فرمایا تُو یہاں سے ذلیل و رُسوا ہو کر نکل جا

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾

یقیناً اِن میں سے جو تیری پیروی کرے گا (تو وہ تیرا ساتھی ہوگا) (اور) میں تم سب سے ضرور جہنّم کو بھر دوں گا۔

وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

اور اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنّت میں رہو پھر تم دونوں کھاؤ جہاں سے تم دونوں چاہو

وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ

اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن دونوں (کے دلوں) میں وسوسہ ڈالا

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ

تاکہ وہ اُن دونوں پر ظاہر کر دے اُن کے شرم کے مقامات جو اُن سے چُھپائے گئے تھے اور (ابلیس نے) کہا

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

(اے آدم وحوّا) تمھارے ربّ نے تم دونوں کو صرف اس لیے اِس درخت سے روکا کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾

یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور اس نے اُن دونوں سے قسم کھائی یقیناً میں تمھارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

تو اُس نے اُن دونوں کو دھوکا سے (پھل کھانے پر) مائل کر لیا پھر جب اُن دونوں نے اُس درخت (کے پھل) کو چکھا تو اُن دونوں پر اُن کے شرم

وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

کے مقامات ظاہر ہو گئے اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اُوپر جنّت کے پتے اور ان دونوں کو اُن کے ربّ نے ندا فرمائی

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

کیا میں نے تم دونوں کو اِس درخت سے نہیں روکا تھا؟ اور میں نے تم دونوں سے (نہیں) فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٞ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

اُن دونوں نے دُعا کی اے ہمارے ربّ ! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔ (اللہ نے) فرمایا تم سب اُتر جاؤ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمھارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے

وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ

اور ایک مقررہ وقت تک کے لیے (زندگی کا) سامان ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اِس (زمین) میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے

وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ ع ۲ ۱۵ ۹

اور اسی سے تم (روزِ قیامت) نکالے جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد! یقیناً ہم نے تم پر (ایسا) لباس اُتارا جو تمھارے شرم کے مقامات چُھپاتا ہے

وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور زینت کا ذریعہ ہے اور پرہیزگاری کا لباس ہی سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے آدم کی اولاد! (کہیں) شیطان تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے اُس نے تمھارے والدین (آدم علیہ السّلام اور حوّا علیہا السّلام) کو جنّت سے نکالا

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ

اُس نے ان دونوں سے اُن کے لباس اُتروا دیے تاکہ اُن کے شرم کے مقامات ظاہر کر دے بے شک وہ اور اس کا قبیلہ (وہاں سے) تمھیں دیکھتا ہے

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

جہاں سے تم اُنھیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیطانوں کو دوست بنا دیا اُن لوگوں کا جو ایمان نہیں لاتے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت آدم علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خطیبُ الانبیاء (ب) کلیمُ اللہ (ج) ابُوالبشَر (د) خلیلُ اللہ

ii اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر بنایا ہے:

(الف) بادشاہ (ب) بااختیار (ج) خلیفہ (د) وزیر

iii سب سے پہلے پیغمبر ہیں:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام (ب) حضرت آدم علیہ السّلام (ج) حضرت صالح علیہ السّلام (د) حضرت لوط علیہ السّلام

iv حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدے سے انکار کیا:

(الف) فرشتوں نے (ب) جِنّات نے (ج) ابلیس نے (د) انسانوں نے

v حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی:

(الف) اولاد کی (ب) حکومت کی (ج) معافی کی (د) لمبی زندگی کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i حضرت آدم علیہ السّلام کا لقب کیا ہے؟

ii اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے سے پہلے فرشتوں سے کیا فرمایا؟

iii ابلیس نے سجدے سے انکار کیوں کیا؟

iv حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

v ہمیں شیطان کے شر سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے

i حضرت آدم علیہ السّلام کے مقام و مرتبہ کو بیان کریں۔

ii حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا علیہا السّلام ابلیس کے بہکاوے میں کیسے آگئے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت آدم علیہ السّلام کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت آدم علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت آدم علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت نوح علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت نوح علیہ السّلام کی مبارک زندگی سے آگاہ ہوسکیں۔
2. حضرت نوح علیہ السّلام کی دعوت سے واقف ہوسکیں۔
3. حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی کا واقعہ جان سکیں۔
4. حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب کے بارے میں جان سکیں۔
5. شرک سے نفرت کرنے لگیں اور توحید کے مبارک عقیدے پر زندگی گزار سکیں۔

حضرت نوح علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ انھیں ایک ایسی قوم کی طرف بھیجا گیا جو شرک کرتی تھی۔ حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم جن بُتوں کی پوجا کرتی تھی۔ شیطان نے ان کے دلوں میں یہ خیال ڈالا کہ تمھارے باپ دادا نے یہ بُت ایسے ہی نہیں بنائے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی کچھ قدرت اور اختیار دیا ہے۔ اس لیے تم ان بُتوں سے دعائیں مانگا کرو اور ان کی پوجا کیا کرو، یہ تمھاری مشکلات کو دُور کریں گے۔ اس طرح لوگ شیطان کے بہکاوے میں آکر ان بُتوں کی پوجا کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے لگے۔

حضرت نوح علیہ السّلام نے نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔ انھوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے افراد کو فرداً فرداً بھی سمجھایا اور سب کے سامنے بھی، دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی، لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ قوم نے آپ علیہ السّلام کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور آپ علیہ السّلام کا مذاق اڑایا۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

"اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، تمھارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں، ایک بڑے دن کے عذاب سے۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 59)

آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے یہ بھی فرمایا: "میں تم تک اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ:62)

قوم کی مسلسل نافرمانی اور ان کے عذاب طلب کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کافر قوم کو انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرمالیا۔ پھر حضرت نوح علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ علیہ السّلام کی قوم میں سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر آپ علیہ السّلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔حضرت نوح علیہ السّلام نے یہ کشتی اللہ تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنانا شروع کر دی۔ جب حضرت نوح علیہ السّلام یہ کشتی بنا رہے تھے تو کافر قوم ان کا مذاق اڑا رہی تھی۔ان کا خیال تھا کہ ہر طرف خشکی ہی خشکی ہے، یہ کشتی کہاں چلے گی؟ لیکن حضرت نوح علیہ السّلام نے ان کی باتوں کی پروا کیے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے کشتی بنالی۔

جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین سے بھی پانی ابلنے لگا اور آسمان سے بھی پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور ہر طرف سے پہاڑ جیسی موجیں اٹھنے لگیں۔

حضرت نوح علیہ السّلام کے تین بیٹے ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے، جب کہ ایک بیٹا کشتی سے باہر تھا۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے اسے آواز دی کہ اے میرے بیٹے! کشتی میں سوار ہو جا۔ اس نے کہا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا، وہ مجھے بچالے گا۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ اچانک ایک موج آئی اور ان کا بیٹا بھی دیگر کافروں کی طرح غرق ہو گیا۔

پھر جب طوفان کے اختتام کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو پانی برسانے سے روکا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا اور طوفان کا پانی خشک کر دیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی ایک پہاڑ "جودی" پر جا کر رک گئی۔ کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔حضرت نوح علیہ السّلام کے بعد ان کے ایمان لانے والے تینوں بیٹوں سے انسانوں کی نسل چلی۔ اسی لیے حضرت نوح علیہ السّلام کو "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔

حق کی دعوت دیتے ہوئے حضرت نوح علیہ السّلام کی ثابت قدمی اپنی مثال آپ ہے۔ انھوں نے ہر تکلیف

اور مشقّت کو برداشت کیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ سے پیچھے نہ ہٹے۔ آپ علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم حق پر ثابت قدم رہیں اور اس راستے میں آنے والی تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ جب انسان فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس نے غلط راستے کو اختیار نہیں کرنا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد فرماتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

آیت 59 تا 64

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السّلام) کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

تمھارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بے شک میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

ان کی قوم کے سرداروں نے کہا یقیناً ہم تمھیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے لیکن میں ایک رسول ہوں تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔ میں تم تک اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں

وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ

اور میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تم نے تعجّب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

کہ تمھارے پاس ایک نصیحت آئی تمھارے ربّ کی طرف سے تم میں سے ایک مرد پر تاکہ وہ تمھیں ڈرائے

وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ

اور تاکہ تم (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پھر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو ہم نے نجات دی اور جو ان کے ساتھ

فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

کشتی میں تھے ان کو بھی اور ہم نے اُن لوگوں کو ڈبو دیا جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا بے شک وہ اندھی قوم تھی۔

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ

آیت 25 تا 49

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ﴿۲۵﴾

اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السّلام) کو بھیجا اُن کی قوم کی طرف (انھوں نے فرمایا) بے شک میں تمھارے لیے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۶﴾

کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو بے شک میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک دردناک دن کے عذاب سے۔

فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا نَرٰٮكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا وَ مَا نَرٰٮكَ اتَّبَعَكَ

تو قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا کہنے لگے ہم تمھیں اپنے ہی جیسا بشر سمجھتے ہیں اور ہم تمھاری پیروی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

اِلَّا الَّذِيۡنَ هُمۡ اَرَاذِلُـنَا بَادِىَ الرَّاۡىِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَـكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍۢ

ان ہی لوگوں کو جو ہم میں سے حقیر ہیں (جو) بے سوچے سمجھے (پیروی کرتے ہیں) اور ہم تمھارے لیے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں دیکھتے

بَلۡ نَظُنُّكُمۡ كٰذِبِيۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ

بلکہ ہم تم سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! بھلا تم غور کرو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں

وَ اٰتٰٮنِىۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَعُمِّيَتۡ عَلَيۡكُمۡ ؕ اَنُلۡزِمُكُمُوۡهَا

اور اُس نے مجھے اپنے پاس سے ایک رحمت (نبوّت) عطا فرمائی ہو پھر وہ تم پر پوشیدہ رکھی گئی ہو تو کیا ہم تم سے اُسے زبردستی منوائیں

وَ اَنۡتُمۡ لَهَا كٰرِهُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مَالًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ

جب کہ تم اُسے ناپسند کرتے ہو۔ اور اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کسی مال کا سوال نہیں کرتا میرا اُجر صرف اللہ کے ذمہ (کرم میں) ہے اور نہ

اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَ لٰـكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

میں اُنھیں دُور کرنے والا ہوں جو ایمان لائے بے شک وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرنے والے ہیں لیکن میں تمھیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں۔

وَ يٰقَوۡمِ مَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ طَرَدْتُّهُمۡ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا؟ اگر میں اِن (اہلِ ایمان) کو دور کر دوں تو تم نصیحت کیوں نہیں لیتے؟

وَ لَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَ لَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ

اور میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں (خود سے) غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

وَ لَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ط

اور نہ میں اُن لوگوں کے لیے کہتا ہوں جو تمھاری نگاہوں میں کم تر ہیں کہ اللہ ہرگز اُنھیں کوئی بھلائی نہیں عطا فرمائے گا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ج اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے (اگر ایسا کہوں تو) یقیناً میں اس صورت میں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

انھوں نے کہا اے نوح! یقیناً تم نے ہم سے بحث کی اور خوب بحث کی تو ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ

تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا اُس (عذاب) کو بس اللہ ہی تم پر لائے گا اگر اُس نے چاہا

وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَ لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ

اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔ اور تمھیں میری نصیحت فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں کتنا ہی چاہوں کہ میں تمھیں نصیحت کروں

اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ط هُوَ رَبُّكُمْ قف وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ ط

جب کہ اللہ نے ارادہ فرما لیا ہو کہ وہ تمھیں (تمھاری ضد کی وجہ سے) گمراہ کر دے وہ تمھارا ربّ ہے اور اُسی کی طرف تم واپس جاؤ گے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

کیا وہ (مشرکین) کہتے ہیں کہ اِس (قرآن) کو (رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے) گھڑ لیا ہے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ (بالفرض) اگر میں نے اُسے گھڑا ہوتا

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

تو میرا جرم مجھ ہی پر ہوتا اور میں بری ہوں اُس سے جو تم جرم کرتے ہو۔

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

اور نوح (علیہ السّلام) کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ کی قوم میں سے (مزید لوگ) ہرگز ایمان نہیں لائیں گے مگر وہی جو ایمان لا چکے

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ ج وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا

تو غم نہ کرو اس پر جو وہ (کفر) کر رہے ہیں۔ اور کشتی بناؤ ہماری نگہبانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق

وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ج اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ قف

اور مجھ سے بات نہ کرو اُن لوگوں کے بارے میں جنھوں نے ظلم کیا بے شک وہ ڈوبنے والے ہیں۔ اور (نوح علیہ السّلام) کشتی بناتے تھے

وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ط قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا

اور جب بھی اُن کے پاس سے گزرتے تھے اُن کی قوم کے سردار تو وہ اُن کا مذاق اُڑاتے تھے (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا اگر تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو

فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو بے شک ہم تمھارے مذاق کا جواب دیں گے جیسے تم مذاق اُڑاتے ہو۔ پھر تم عنقریب جان لوگے کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کرے گا

وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا

اور کس پر قائم رہنے والا عذاب اُترتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور تنور نے جوش مارا ہم نے کہا اس (کشتی) میں سوار کر لیں

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

ہر قسم کے (نر اور مادہ) جوڑے اور اپنے گھر والوں کو (بھی) سوائے اُس کے جس کے بارے میں پہلے حکم طے ہو چکا ہے

وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

اور اُن کو (بھی سوار کر لیں) جو ایمان لائے اور اُن کے ساتھ بہت کم (لوگ) ایمان لائے تھے۔

وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ

اور (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا تم سب اِس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام کے ساتھ اِس (کشتی) کا چلنا ہے اور اِس کا ٹھہرنا ہے

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫

یقیناً میرا ربّ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور وہ کشتی اُن کے ساتھ چلتی تھی ایسی موجوں میں جو پہاڑ جیسی تھیں

وَ نَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور نوح (علیہ السّلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ (ان سے) الگ تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

(بیٹے نے) کہا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا: آج کوئی بچانے والا نہیں

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ کے حکم (عذاب) سے مگر جس پر وہ رحم فرمائے اور اُن دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی تو وہ ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔

وَ قِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ

اور کہا گیا اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تو (برسنے سے) رُک جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام مکمل کر دیا گیا

وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور کہا گیا ظالم قوم کے لیے (رحمت سے) دوری ہے۔

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

اور نوح (علیہ السّلام) نے اپنے ربّ کو پکارا تو انھوں نے عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

قرءِ حفص بفتح المیم وامالۃ الراء ۱۲

الربع

وَ اِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَقُّ وَ اَنۡتَ اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوۡحُ

اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے نوح!

اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ

بے شک وہ تمھارے اہل سے نہیں ہے بے شک اُس کا عمل بُرا ہے لٰہذا مجھ سے سوال نہ کرو

مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّيۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۴۶﴾

اُس چیز کا جس کے بارے میں تمھارے پاس کوئی علم نہیں ہے بے شک میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جانا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ

(نوح علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے سوال کروں

مَا لَيۡسَ لِيۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِيۡ وَ تَرۡحَمۡنِيۡۤ اَكُنۡ

اُس چیز کے بارے میں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تُو نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۴۷﴾ قِيۡلَ يٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ

نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ فرمایا گیا اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر جاؤ اور تم پر برکات ہوں اور اُن گروہوں پر

مِّمَّنۡ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۸﴾

جو تمھارے ساتھ ہیں اور کچھ گروہ ایسے ہیں جنھیں ہم عنقریب فائدہ دیں گے پھر اُنھیں ہماری طرف سے ایک دردناک عذاب پہنچے گا۔

تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ

یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم!) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرف وحی فرماتے ہیں آپ اِس (قصہ) کو نہیں جانتے تھے

وَ لَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ۛؕ فَاصۡبِرۡ ۛؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۹﴾ ع

اور نہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی قوم اس (وحی) سے پہلے تو آپ صبر کیجیے بے شک (بہترین) انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

معانقة ۹ الوقف علی فاصبر' احسن والبتٰ ۱۲

سُوۡرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 105 تا 122

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ اِۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚۖ ﴿۱۰۵﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ نُوۡحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ ۚ

نوح (علیہ السّلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن کی برادری کے فرد نوح (علیہ السّلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

بے شک میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اِس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے ربّ کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو

وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور میری اطاعت کرو۔ (قوم نے) کہا کیا ہم تم پر ایمان لائیں؟ حالاں کہ تمھاری پیروی حقیر لوگ کرتے ہیں۔

قَالَ وَ مَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ

(نوح علیہ السّلام نے) فرمایا مجھے اس سے کیا غرض جو وہ کرتے ہیں۔ اُن کا حساب تو میرے ربّ پر ہے

لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾

کاش کہ تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو (اپنے سے) دُور کرنے والا نہیں ہوں۔ میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ

(نوح علیہ السّلام کی قوم نے) کہا اے نوح! اگر تم اِس (تبلیغ) سے باز نہ آئے تو لازماً تم رَجم کیے گئے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (نوح علیہ السّلام نے) دُعا کی

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ

اے میرے ربّ! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ لہٰذا تُو فیصلہ فرما دے میرے درمیان اور اُن کے درمیان (کھلا) فیصلہ اور مجھے نجات عطا فرما

وَ مَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ

اور اُن کو بھی جو میرے ساتھ ہیں ایمان لانے والوں میں سے۔ تو ہم نے اُنھیں (نوح علیہ السّلام کو) نجات عطا فرمائی اور اُن کو بھی جو اُن کے ساتھ

الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

بھری ہوئی کشتی میں تھے۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور اُن میں سے اکثر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾

ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

النصف

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) لوگوں کو بُت پرستی پر لگایا:

(الف) نمرود نے (ب) شیطان نے (ج) بُتوں نے (د) فرعون نے

(ii) حضرت نوح علیہ السّلام نے لوگوں کو تبلیغ کی:

(الف) 900 سال (ب) 950سال (ج) 995سال (د) 1000سال

(iii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی:

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام نے (ب) حضرت ادریس علیہ السّلام نے
(ج) حضرت نوح علیہ السّلام نے (د) حضرت لوط علیہ السّلام نے

(iv) حضرت نوح علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) آدمِ ثانی (ب) خطیب الانبیاء (ج) صفیّ اللہ (د) ابوالبشر

(v) جس جگہ حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی جاکر رکی، اس کا نام تھا:

(الف) عمورہ (ب) احقاف (ج) سدوم (د) جودی

2 مختصر جواب دیجیے:

(i) حضرت نوح علیہ السّلام کون تھے؟
(ii) حضرت نوح علیہ السّلام نے کتنے سال اپنی قوم کو تبلیغ کی؟
(iii) حضرت نوح علیہ السّلام نے کشتی کیوں بنائی؟
(iv) حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم پر کس طرح طوفان آیا؟
(v) حضرت نوح علیہ السّلام کو آدمِ ثانی کیوں کہا جاتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) حضرت نوح علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کی کوششیں بیان کریں۔

(ii) حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم کا رویّہ اور اس کا نتیجہ تحریر کریں۔ نیز نتیجے کی وجہ بھی بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت نوح علیہ السّلام اور ان کی قوم کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت 59 تا 64۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت 25 تا 49۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 105 تا 122 کی روشنی میں حضرت نوح علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت نوح علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت نوح علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت ھود علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت ھود علیہ السّلام کی قوم، قومِ عاد کے بارے میں جان سکیں۔
2. حضرت ھود علیہ السّلام کی دعوت سے واقف ہو سکیں۔
3. حضرت ھود علیہ السّلام کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب کے بارے میں جان سکیں۔
4. سمجھ سکیں کہ تکبّر اور غرور کی وجہ سے انسان کا دنیا اور آخرت میں نقصان ہوتا ہے۔

حضرت ھود علیہ السّلام کی قوم کا نام قومِ عاد تھا جس کا آغاز طوفانِ نوح میں بچ جانے والے لوگوں سے ہوا تھا۔ یہ قوم ساحلِ سمندر پر ریت کے ٹیلوں والے علاقے "اَحقاف" میں آباد تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں لمبے چوڑے جسموں اور بہت مال واولاد سے نوازا تھا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے تکبّر کیا اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت والا کون ہو گا؟ یہ لوگ شرک میں بھی مبتلا ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کی اصلاح کے لیے حضرت ھود علیہ السّلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت ھود علیہ السّلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی ۔ آپ علیہ السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے منع فرمایا۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو تمھارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (ہلاکت سے) ڈرتے نہیں؟ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 65)

آپ علیہ السّلام نے ان سے یہ بھی فرمایا:

میں تمھیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارے لیے امانت دار خیر خواہ ہوں۔ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 68)

حضرت ھود علیہ السّلام کے بہت سمجھانے کے باوجود بھی جب قومِ عاد اپنی برائیوں سے باز نہ آئی اور انھوں نے حضرت ھود علیہ السّلام کی بات نہ مانی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک بادل کی صورت میں عذاب بھیجا۔ قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوگئی اور کہنے لگی کہ اب تو بارش ہوگی۔ حضرت ھود علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ اللہ کا عذاب ہے، لیکن قوم اس بادل کو دیکھ کر خوشیاں مناتی رہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سخت آندھی آگئی جو آٹھ دن اور سات راتوں تک مسلسل چلتی رہی۔ ساری کافر قوم اس آندھی میں ہلاک ہوگئی۔ وہ آندھی جس چیز پر چلتی تھی اسے ریزہ ریزہ کر دیتی تھی۔ اس آندھی نے انھیں اس طرح اٹھا کر پھینک دیا جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ اُس قوم کے تکبُّر اور کفر کی وجہ سے دنیا میں ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور آخرت میں بھی انھیں سزا دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کے بارے میں فرمایا:

"لٰہذا ہم نے اُنھیں (ھود علیہ السّلام کو) نجات عطا فرمائی اور ان کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور ہم نے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔" (سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ:72)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ھود علیہ السّلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنے خاص فضل اور رحمت سے آندھی کے عذاب سے بچا لیا۔ عذاب سے بچ جانے والوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی قوم کے بُرے انجام پر افسوس کیا۔ یہ سب لوگ پھر مدین اور شام کے درمیانی علاقے میں جا کر آباد ہو گئے۔ حضرت ھود علیہ السّلام اور قومِ عاد کے واقعہ میں ہمارے لیے سبق ہے کہ ہم اپنی طاقت اور صلاحیتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ غرور اور تکبُّر نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے بن کر زندگی گزاریں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

آیت 65 تا 72

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ	اِلٰى	عَادٍ	اَخَاهُمْ	هُوْدًا ؕ	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) قومِ عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ھود (علیہ السّلام) کو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ

تمھارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (ہلاکت سے) ڈرتے نہیں؟ اُن کی قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا کہنے لگے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

بے شک ہم تمھیں یقیناً حماقت میں (مبتلا) سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمھیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

(ہود علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! مجھ میں کوئی حماقت نہیں ہے لیکن میں رسول ہوں تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ

میں تمھیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارے لیے امانت دار خیر خواہ ہوں۔ کیا تم نے (اس بات پر) تعجب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ

کہ تمھارے پاس نصیحت آئی تمھارے ربّ کی طرف سے تم ہی میں سے ایک آدمی پر تاکہ وہ تمھیں (عذاب سے) ڈرائے

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

اور یاد کرو جب (اللہ نے) تمھیں جانشین بنایا نوح (علیہ السّلام) کی قوم کے بعد اور تمھیں جسمانی اعتبار سے کشادگی عطا فرما کر خوب بڑھا دیا

فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ

لہٰذا اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (قومِ عاد نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم ایک ہی اللہ کی عبادت کریں

وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

اور ہم اُنھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ تو تم ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ

سچوں میں سے ہو۔ (ہود علیہ السّلام نے) فرمایا یقیناً تم پر تمھارے ربّ کی طرف سے واقع ہو گیا عذاب اور غضب کیا تم مجھ سے

فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ

اُن ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں اللہ نے اُس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو تم انتظار کرو بے شک

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ لہٰذا ہم نے اُنھیں (ہود علیہ السّلام کو) نجات عطا فرمائی اور ان کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے

وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع

اور ہم نے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔

سُوْرَۃُ هُوْدٍ

آیت 50 تا 60

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قوم) عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ھود (علیہ السّلام) کوانھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝٥٠ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ

تمھارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تم تو ہو ہی جھوٹ گھڑنے والے۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر

اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٥١ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

توصرف اس (اللہ) کے ذمہ (کرم میں) ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ اور اے میری قوم! تم اپنے ربّ سے مغفرت مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ

پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمھیں قوت دے کر تمھاری قوت میں اور اضافہ فرما دے گا

وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝٥٢ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ

اور مجرم بن کر مُنھ نہ پھیرو۔ (قومِ عاد نے) کہا اے ھود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے اور ہم (صرف) تمھارے کہنے پر اپنے

بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝٥٣ اِنْ نَّقُوْلُ

معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم صرف یہی کہتے ہیں

اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا

کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمھیں (دماغی) خرابی میں مبتلا کر دیا ہے (ھود علیہ السّلام نے) فرمایا بے شک میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو

اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝٥٤ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝٥٥

کہ میں بری ہوں ان سے جنھیں تم شریک بناتے ہو۔ اس (اللہ) کے سوا پھر تم سب مل کر میرے بارے میں چالیں چلو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ

بے شک میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا ربّ ہے اور تمھارا ربّ ہے ہر جان دار کی چوٹی اس (اللہ) کی پکڑ میں ہے

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝٥٦ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ

بے شک میرا ربّ سیدھے راستہ پر (ملتا) ہے۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمھیں (وہ پیغام) پہنچا چکا جس کے ساتھ میں تمھاری طرف بھیجا گیا

وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ

اور میرا ربّ (تمہارا) جانشین بنا دے گا تمھارے سوا ایک اور قوم کو اور تم اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے بے شک میرا ربّ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا ہم نے نجات عطا فرمائی ھود (علیہ السّلام) کو اور اُنھیں جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ

اپنی رحمت سے اور ہم نے اُنھیں شدید عذاب سے نجات عطا فرمائی۔ اور یہ (قومِ) عاد (کے لوگ) ہیں جنھوں نے اپنے ربّ کی آیات کا

رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً

انکار کیا اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن کے حکم کی پیروی کی۔ اور اِس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی گئی

وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ

اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قوم) عاد نے اپنے ربّ کا انکار کیا آگاہ ہو جاؤ! (قومِ) عاد کے لیے (رحمت سے) دوری ہے

هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع

(یعنی) ھود (علیہ السّلام) کی قوم (کے لیے)۔

وقف لازم

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 123 تا 140

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا

(قومِ) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد ھود (علیہ السّلام) نے ان سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ ۚ

نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ ؕ

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے ربّ کے ذمہ (کرم پر) ہے۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ۙ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ۚ

کیا تم ہر اونچی جگہ پر بغیر ضرورت کے ایک نشانی (عمارت) بناتے ہو۔ اور تم بڑے بڑے محلات بناتے ہو گویا تم ہمیشہ (زندہ) رہو گے۔

وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۳۱﴾

اور جب تم (کسی کی) پکڑ کرتے ہو (تو) سخت جابر بن کر پکڑتے ہو۔ لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ

(ہود علیہ السّلام نے فرمایا) اور تم اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمھاری مدد فرمائی ان چیزوں سے جنھیں تم جانتے ہو۔ اس نے تمھاری مدد فرمائی

بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ۙ﴿۱۳۳﴾ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ﴿۱۳۵﴾

مویشیوں اور بیٹوں سے۔ اور باغات اور چشموں سے۔ بے شک میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

(قومِ عاد نے) کہا ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا تم نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ یہ تو صرف

خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ

پچھلے لوگوں کی عادت ہے۔ اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ لہٰذا اُن لوگوں نے اُن (ہود علیہ السّلام) کو جھٹلایا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

تو ہم نے ان (کافروں) کو ہلاک کر دیا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۧ﴿۱۴۰﴾

اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قومِ عاد کی طرف بھیجا گیا:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام کو (ب) حضرت ہود علیہ السّلام کو (ج) حضرت صالح علیہ السّلام کو (د) حضرت شعیب علیہ السّلام کو

ii قومِ عاد پر عذاب آیا:

(الف) چیخ کا (ب) زلزلے کا (ج) آگ کا (د) آندھی کا

iii قومِ عاد پر عذاب کا سبب تھا:

(الف) تجارتی بد دیانتی (ب) بے حیائی (ج) تکبّر اور شرک (د) ظلم و جبر

iv حضرت ھود علیہ السّلام بھیجے گئے:

(الف) قومِ ثمود کی طرف (ب) قومِ عاد کی طرف (ج) قومِ سبا کی طرف (د) قوم مدین کی طرف

v قومِ عاد کا علاقہ تھا:

(الف) فلسطین (ب) کنعان (ج) اَحقاف (د) مدائن صالح

2 مختصر جواب دیجیے:

i قومِ عاد کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

ii حضرت ھود علیہ السّلام نے اپنی قوم کو کیا سمجھایا؟

iii قومِ عاد پر کس طرح عذاب آیا؟

iv قومِ عاد پر عذاب کیوں آیا؟

v قومِ عاد کے واقعہ میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i حضرت ھود علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کی کوششیں بیان کریں۔

ii حضرت ھود علیہ السّلام کی قوم کا رویّہ اور اس کا نتیجہ تحریر کریں۔ نیز نتیجے کی وجہ بھی بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت ھود علیہ السّلام اور ان کی قوم کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت 65 تا 72۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت 50 تا 60۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 123 تا 140 کی روشنی میں حضرت ھود علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت ھود علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت ھود علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت صالح علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت صالح علیہ السّلام کی قوم، قومِ ثمود کے بارے میں جان لیں۔
2. حضرت صالح علیہ السّلام کی دعوت سے واقف ہو سکیں۔
3. حضرت صالح علیہ السّلام کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب کے بارے میں جان سکیں۔
4. اس بات کو سمجھ سکیں کہ ہٹ دھرمی کی وجہ سے انسان کا بہت نقصان ہوتا ہے۔
5. اس بات پر یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننا ہی انسان کو محفوظ بنا سکتا ہے۔

حضرت صالح علیہ السّلام کا تعلّق عرب کے ایک مشہور قبیلے ثمود سے تھا۔ قومِ ثمود کا آغاز قومِ عاد کے ان لوگوں سے ہوا جو حضرت ھود علیہ السّلام پر ایمان لائے تھے اور جنھیں اللہ تعالیٰ نے آندھی کے عذاب سے بچا لیا تھا۔ قومِ ثمود کو عادِ ثانی بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بہت سی صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ وہ پہاڑوں کو تراش کر شان دار محل بناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں مویشی، بیٹے، باغات اور چشموں جیسی بہترین نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ قومِ ثمود نے بھی ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے بجائے کفر و شرک کا راستہ اختیار کیا اور اپنی طاقت پر تکبُّر کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضرت صالح علیہ السّلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السّلام نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نصیحت کی اور انھیں شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے منع فرمایا۔

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السّلام کی مخالفت کی اور توحید کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ علیہ السّلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے شروع کر دیے۔ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنی قوم

کو گمراہ کیا اور غریب اہلِ ایمان کو سیدھے راستے سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السّلام سے ایک عجیب و غریب مطالبہ کر دیا اور کہنے لگے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے سچّے رسول ہو تو کوئی نشانی لے کر آؤ۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے پہاڑ سے ایک زندہ اونٹنی نکلے جو بچّہ پیدا کرے، تب وہ حضرت صالح علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانیں گے۔

حضرت صالح علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ معجزہ عطا فرمایا اور پہاڑ سے ایک زندہ اونٹنی نکل آئی، جسے قرآنِ مجید نے "اللہ تعالیٰ کی اونٹنی" کہا ہے۔ یہ اونٹنی ان کے لیے ایک آزمائش بنا کر بھیجی گئی تھی کہ وہ اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ مگر اس معجزہ کو دیکھنے کے بعد بھی قومِ ثمود کے چند ہی لوگ حضرت صالح علیہ السّلام پر ایمان لائے۔

حضرت صالح علیہ السّلام نے قوم کو خبر دار کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے۔ تم لوگ اسے کوئی نقصان نہ پہنچانا، اگر تم نے اس اونٹنی کو کوئی نقصان پہنچایا تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔

حضرت صالح علیہ السّلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، تمھارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمھارے پاس آگئی تمھارے ربّ کی طرف سے واضح دلیل یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمھارے لیے ایک نشانی (ہے) تو تم اسے چھوڑ دو (تاکہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمھیں دردناک عذاب آپکڑے گا۔ اور تم یاد کرو جب اس نے تمھیں جانشین بنایا (قومِ) عاد کے بعد اور اس نے تمھیں زمین میں ٹھکانا عطا فرمایا تم اس (زمین) کے نرم حصّے میں محلّات بناتے ہو اور تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، لہٰذا تم اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت: 73-74)

قومِ ثمود کے لیے پانی حاصل کرنے کی جگہ ایک کنواں تھا، جہاں سے سب پانی پیتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السّلام نے قوم اور اللہ کی اونٹنی کے درمیان پانی پینے کے دن مقرر فرما دیے۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ ایک دن قوم اور ان کے جانور پانی پئیں گے اور ایک دن اللہ کی اونٹنی پانی پیے گی۔

قوم کے لوگ اللہ کی اونٹنی کو کچھ دن تو برداشت کرتے رہے، لیکن پھر ان کافروں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اسے ہلاک کیا جائے۔ پھر ان میں سے ایک بہت ہی بُرے آدمی نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ اونٹنی چیختی ہوئی زمین پر گر پڑی اور مر گئی۔ اونٹنی کا بچہ یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا، پھر وہ چیختا ہوا پہاڑ میں غائب ہو گیا۔

حضرت صالح علیہ السّلام نے قوم سے فرمایا کہ تمھارے لیے تین دن کی مہلت ہے، تم کچھ اور مزے کر لو پھر اللہ کا عذاب تمھیں گھیر لے گا۔ تین دن بعد اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک بہت تیز آواز اور زلزلہ کی صورت میں آیا جس نے تمام کافروں کو ہلاک کر دیا۔ اپنی طاقت پر اِترانے اور غرور کرنے والے یہ لوگ اپنے گھروں میں بے بسی کی حالت میں مردہ پڑے رہ گئے۔ اس قوم کی حالت کے بارے میں قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"پھر ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنھ پڑے ہوئے رہ گئے۔ پھر صالح (علیہ السّلام) نے ان لوگوں کی طرف سے مُنھ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم! یقیناً میں نے تمھیں اپنے ربّ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور میں نے تمھاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: 78-79)

قومِ ثمود کے وہ خوب صورت گھر اور عالی شان محلّات جن پر انھیں بہت ناز اور گھمنڈ تھا، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کھنڈرات اور ویرانے بن گئے، گویا ان میں کوئی رہا ہی نہیں۔ یہ کھنڈرات آج بھی موجود ہیں اور لوگوں کے لیے عبرت کا نشان ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

آیت 73 تا 79

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف ان کی برادری کے فرد صالح (علیہ السّلام) کو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تمھارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمھارے پاس آ گئی تمھارے ربّ کی طرف سے واضح دلیل

وقف لازم

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ

یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمھارے لیے ایک نشانی (ہے) تو تم اسے چھوڑ دو (تاکہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

اور اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمھیں دردناک عذاب آ پکڑے گا۔ اورتم یاد کرو جب اس نے تمھیں جانشین بنایا

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا

(قومِ) عاد کے بعد اور اس نے تمھیں زمین میں ٹھکانا عطا فرمایا تم اس (زمین) کے نرم حصّہ میں محلات بناتے ہو

وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

اورتم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو لہٰذا تم اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

ان کی قوم کے سردار جنھوں نے تکبّر کیا کہنے لگے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا

کیا تم لوگ جانتے ہو؟ کہ واقعی صالح اپنے ربّ کی طرف سے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں؟ (ایمان والوں نے) کہا

اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا

بے شک جو کچھ اُنھیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس چیز پر ایمان لائے۔ وہ لوگ جنھوں نے تکبّر کیا کہنے لگے

اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

بے شک جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھرانھوں نے اُونٹنی کی ٹانگوں کو کاٹ ڈالا

وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

اور اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی اورانھوں نے کہا اے صالح! ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

رسولوں میں سے ہو۔ پھر ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنھ پڑے ہوئے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

پھر صالح (علیہ السّلام) نے ان لوگوں کی طرف سے مُنھ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم! یقیناً میں نے تمھیں اپنے ربّ کا پیغام پہنچا دیا تھا

وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

اور میں نے تمھاری خیرخواہی کی تھی لیکن تم خیرخواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

سُوۡرَۃُ ہُوۡدٍ

آیت 61 تا 68

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِلٰی ثَمُوۡدَ اَخَاہُمۡ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوۡمِ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السّلام) کو انھوں نے فرمایا اے میری قوم!

اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ ہُوَ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ

تم اللہ کی عبادت کرو تمھارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے تمھیں زمین سے پیدا فرمایا

وَ اسۡتَعۡمَرَکُمۡ فِیۡہَا فَاسۡتَغۡفِرُوۡہُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ قَرِیۡبٌ مُّجِیۡبٌ ﴿۶۱﴾

اور اسی نے تمھیں اس میں آباد فرمایا تو تم اس سے مغفرت طلب کرو پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو بے شک میرا ربّ قریب ہے (اور دعائیں) بہت قبول فرمانے والا ہے۔

قَالُوۡا یٰصٰلِحُ قَدۡ کُنۡتَ فِیۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ ہٰذَاۤ اَتَنۡہٰنَاۤ

(قومِ ثمود نے) کہا کہ اے صالح! یقیناً تم اس سے پہلے ہم میں امیدوں کا مرکز تھے کیا تم ہمیں ان کی

اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ

عبادت کرنے سے روکتے ہو؟ جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے اور بے شک ہم یقیناً ایسے شک میں ہیں

مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ مُرِیۡبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ

(دعوتِ توحید کے بارے میں) جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو جو بے چین کرنے والا (شک) ہے۔ (صالح علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم!

اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ اٰتٰىنِیۡ مِنۡہُ رَحۡمَۃً

بھلا تم دیکھو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت (نبوّت) عطا فرمائی

فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اِنۡ عَصَیۡتُہٗ ۟ قف

تو کون مجھے اللہ (کے عذاب) سے بچائے گا اگر (بالفرض) میں اس کی نافرمانی کروں؟

فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ﴿۶۳﴾

پھر تم (مجھے دعوتِ توحید سے روک کر) میرے نقصان میں اضافے کے سوا کچھ نہیں کرو گے۔

وَ یٰقَوۡمِ ہٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمۡ اٰیَۃً فَذَرُوۡہَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰہِ

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمھارے لیے ایک نشانی (ہے) لہٰذا تم اسے چھوڑ دو (کہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور تم اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمھیں جلد ہی عذاب آ پکڑے گا۔ پھر انھوں نے اُس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

تو (صالح علیہ السّلام نے) فرمایا تم اپنے گھروں میں تین دن فائدہ اُٹھا لو (پھر عذاب آ پکڑے گا) یہ (ایسا) وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا (تو) ہم نے صالح (علیہ السّلام) کو اور جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اُنھیں نجات عطا فرمائی اپنی رحمت سے

وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾

اور اس (قیامت کے) دن کی رسوائی سے (بھی نجات عطا فرمائی) بے شک آپ کا ربّ ہی بہت قوت والا بہت غالب ہے۔

وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ ۙ

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اُنھیں چیخ (کی صورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنھ پڑے ہوئے رہ گئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا

گویا اِن (گھروں) میں کبھی وہ بسے ہی نہ تھے آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قومِ) ثمود نے اپنے ربّ کا انکار کیا آگاہ ہو جاؤ!

بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع

(قومِ) ثمود کے لیے (رحمت سے) دُوری ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 141 تا 159

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

(قومِ) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السّلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمھارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ ؕ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ

ربّ کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ کیا تم ان چیزوں میں بے فکر چھوڑ دیے جاؤ گے؟ جو یہاں (دنیا میں) ہیں۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں

طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ ۚ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ ۚ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوۡنِ ۚ﴿۱۵۰﴾

جن کے خوشے نرم و نازک ہیں۔ اور تم پہاڑوں کو تراش کر اِتراتے ہوئے گھر بناتے ہو۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ لَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۙ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَ لَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾

(صالح علیہ السّلام نے مزید فرمایا) اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِيۡنَ ۚ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۖۚ فَاۡتِ بِاٰيَةٍ

(قومِ ثمود نے) کہا بے شک تم صرف جادو کیے گئے لوگوں میں سے ہو۔ تم ہمارے جیسے ہی بشر ہو لہٰذا تم کوئی نشانی (معجزہ) لے آؤ

اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرۡبٌ

اگر تم سچّوں میں سے ہو؟۔ (صالح علیہ السّلام نے) فرمایا یہ اُونٹنی (معجزہ) ہے پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے

وَّ لَكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۚ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵۶﴾

اور ایک مقرر دن تمھارے پینے کی باری ہے۔ اور اِسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمھیں بڑے سخت دن کا عذاب آ پکڑے گا۔

فَعَقَرُوۡهَا فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِيۡنَ ۙ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

تو انھوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں پھر وہ نادم ہو گئے۔ پھر اُنھیں عذاب نے آ پکڑا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَ مَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۵۹﴾ ع

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قومِ ثمود کی طرف بھیجا گیا:

(الف) حضرت ہود علیہ السّلام کو (ب) حضرت صالح علیہ السّلام کو (ج) حضرت لوط علیہ السّلام کو (د) حضرت شُعیب علیہ السّلام کو

ii اُونٹنی کے معجزے کا تعلق ہے:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام سے (ب) حضرت آدم علیہ السّلام سے
(ج) حضرت لوط علیہ السّلام سے (د) حضرت صالح علیہ السّلام سے

iii عادِ ثانی کہا جاتا ہے:

(الف) قومِ سبا کو (ب) اہلِ مدین کو (ج) بنی اسرائیل کو (د) قومِ ثمود کو

iv قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السّلام سے مطالبہ کیا:

(الف) مال و دولت کا (ب) گائے ذبح کرنے کا (ج) ایک نشانی کا (د) حکومت کا

v اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کو مہلت دی:

(الف) دو دِن کی (ب) تین دِن کی (ج) چار دِن کی (د) پانچ دِن کی

2 جواب دیجیے۔

i حضرت صالح علیہ السّلام کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

ii قومِ ثمود کس بُرائی کا شکار ہوئی؟

iii حضرت صالح علیہ السّلام نے قومِ ثمود کو کیا نصیحت کی؟

iv اللہ تعالیٰ کی اونٹنی سے کیا مراد ہے؟

v قومِ ثمود پر کس طرح عذاب نازل ہوا؟

3 تفصیلی جواب دیجیے:

i حضرت صالح علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کی کوششیں بیان کریں۔

ii حضرت صالح علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی اُونٹنی سے کیا سلوک کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت صالح علیہ السّلام اور ان کی قوم کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت 73 تا 79۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت 61 تا 68۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 141 تا 159 کی روشنی میں حضرت صالح علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت صالح علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت صالح علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت لوط علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت لوط علیہ السّلام کی مبارک زندگی سے آگاہ ہو سکیں۔
2. حضرت لوط علیہ السّلام کی دعوت سے واقف ہو سکیں۔
3. حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم کے جرائم سے واقف ہو سکیں۔
4. حضرت صالح علیہ السّلام کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب کے بارے میں جان سکیں۔
5. شرم و حیا اور پاک دامنی والی زندگی گزارنے والے بن سکیں۔

حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم شرک میں مبتلا تھی اور شرک کے ساتھ ساتھ وہ بے حیائی کا بھی شکار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے حضرت لوط علیہ السّلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السّلام نے قوم کو بہت سمجھایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کریں اور ان برائیوں سے باز آ جائیں۔ قوم نے ان کو دھمکی دی کہ تم بہت پاک صاف بنتے ہو، ہم تمھیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔

جب قوم برائیوں اور بے حیائی سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا۔ عذاب لانے والے فرشتے نہایت خوب صورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السّلام کے گھر آئے۔ حضرت لوط علیہ السّلام ان کو دیکھ کر پریشان ہوئے۔ انھیں خدشہ تھا کہ یہ بُرے لوگ میرے ان اجنبی مہمانوں کو اپنی برائی کا نشانہ نہ بنا لیں اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوائی نہ اٹھانی پڑے۔ جلد ہی ان کی قوم کو بھی ان مہمانوں کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور وہ سب کے سب حضرت لوط علیہ السّلام کے گھر پہنچ گئے۔ حضرت لوط علیہ السّلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ میرا لحاظ کرو اور میرے مہمانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ کیا تم میں کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں ہے؟

مہمانوں نے حضرت لوط علیہ السّلام کو تسلّی دی کہ آپ فکر نہ کریں، ہم انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان نافرمانوں پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ یہ نافرمان لوگ

ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السّلام سے کہا کہ آپ علیہ السّلام اور آپ علیہ السّلام کی صاحب زادیاں رات میں اس بستی سے نکل جائیں اور آپ علیہ السّلام میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، کیوں کہ صبح ہوتے ہی ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب بھیج دیا جائے گا۔

جب صبح ہوئی تو حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔ نافرمان قوم کو اندھا کر دیا گیا، ان کی بستیوں کو اٹھا کر پٹخ دیا گیا اور ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس بے حیا قوم کو سخت عذاب سے دوچار کیا۔ اس قوم کی اجڑی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات بحرِ مُردار کے قریب آج بھی عبرت کا درس دے رہے ہیں۔ انسان کو شرم و حیا اور پاک دامنی والی زندگی بسر کرنی چاہیے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (صحیح بخاری: 9)

حیا والی زندگی اطمینان اور سکون والی زندگی ہے۔ جو لوگ بے حیا ہو جاتے ہیں اور اپنی خواہشات کے غلام بن جاتے ہیں، ان کی زندگی میں سے سکون اور اطمینان ختم ہو جاتا ہے، ان کے دل ویران ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے آخرت میں بھی سزا ہے اور وہ دنیا میں بھی خوش نہیں رہتے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

آیت 80 تا 84

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

اور لوط (علیہ السّلام کو رسول بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کی۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

بے شک تم مَردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور اُن کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انھوں نے کہا اُنھیں اپنی بستی سے نکال دو بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

تو ہم نے اُنھیں (لوط علیہ السّلام کو) اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے تھی۔

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی تو دیکھ لیجیے مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟

سُوْرَةُ هُوْدٍ

آیت 77 تا 83

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السّلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور (لوط علیہ السّلام نے) فرمایا

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

آج کا یہ دن انتہائی مشکل ہے۔ اور ان کے پاس ان کی قوم (بے اختیار) دوڑتی ہوئی آئی اور وہ پہلے ہی سے بُرے عمل کیا کرتے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

(لوط علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں وہ تمھارے (نکاح کے) لیے زیادہ پاکیزہ ہیں تو تم اللہ سے ڈرو

وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ

اور مجھے میرے مہمانوں (کی موجودگی) میں رُسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا یقیناً تم جان چکے ہو

مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

(کہ) ہمیں تمھاری (قوم کی) بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں اور یقیناً تم خوب جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾

(لوط علیہ السّلام نے) فرمایا کہ کاش میرے پاس تمھارے مقابلہ کی کوئی قوّت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ پکڑتا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ

(فرشتوں نے) کہا اے لوط! بے شک ہم آپ کے ربّ کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

تو آپ رات کے ایک حصّہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

بے شک اسے (وہ عذاب) پہنچنے والا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بے شک ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا

کیا صبح قریب نہیں ہے؟ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا تو ہم نے اُس (بستی) کے اُوپر والے حصّہ کو نیچے کر دیا اور ہم نے اس (بستی) پر

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

برسائے پکّی مٹّی کی کنکریوں کے لگا تار پتھر۔ جن پر آپ کے ربّ کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ (بستی) ظالموں سے دُور نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 160 تا 175

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾

لوط (علیہ السّلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد لوط (علیہ السّلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

بے شک میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾

میرا اَجر تو تمام جہانوں کے ربّ کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ کیا تم (نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے) مَردوں کے پاس آتے ہو جہان والوں میں سے۔

وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

اور تم چھوڑ دیتے ہو اپنی بیویوں کو جنھیں تمھارے ربّ نے تمھارے لیے پیدا فرمایا بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ

(لوط علیہ السّلام کی قوم نے) کہا اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور (اس بستی سے) نکال دیے جاؤ گے۔ (لوط علیہ السّلام نے) فرمایا بے شک میں

لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

تمھارے اس عمل سے نفرت کرنے والا ہوں۔ (لوط علیہ السّلام نے دُعا کی) اے میرے ربّ! مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات عطا فرما اُس عمل (کی سزا) سے جو وہ کرتے ہیں۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ

تو ہم نے اُن (لوط علیہ السّلام) کو اور اُن کے سب گھر والوں کو نجات عطا فرمائی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے اُن پر (پتھروں کی) شدید بارش برسائی تو وہ (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر بہت بُری بارش تھی۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾

بے شک اس (قصہ) میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i بے حیائی کا شکار تھی:

(الف) قومِ لوط (ب) قومِ عاد (ج) قومِ ثمود (د) قومِ نُوح

ii آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی:

(الف) اہلِ مدین پر (ب) قومِ سبا پر (ج) قومِ لوط پر (د) قومِ عاد پر

iii حضرت لوط علیہ السّلام کے پاس آنے والے مہمان اصل میں تھے:

(الف) جاسوس (ب) جنّات (ج) ان کے رشتہ دار (د) فرشتے

iv قومِ لوط پر عذاب آیا:

(الف) صبح کے وقت (ب) دوپہر کے وقت (ج) شام کے وقت (د) رات کے وقت

v قومِ لوط پر عذاب نازل ہونے کی وجہ تھی:

(الف) بددیانتی (ب) تکبُّر (ج) سجدے سے انکار (د) بے حیائی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i حضرت لوط علیہ السّلام کون تھے؟

ii قومِ لوط کس برائی کا شکار تھی؟

iii حضرت لوط علیہ السّلام نے اپنی قوم کو کیا نصیحت فرمائی؟

iv قومِ لوط کا انجام کیا ہوا؟

v قوم نے حضرت لوط علیہ السّلام کی نصیحت پر کیا کہا؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i حضرت لوط علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کی کوششیں بیان کریں۔

ii حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم کا رویّہ اور اس کا نتیجہ تحریر کریں۔ قومِ لُوط کے قصّے سے کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت لوط علیہ السّلام اور ان کی قوم کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت 80 تا 84۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت 77 تا 83۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 160 تا 175 کی روشنی میں حضرت لوط علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت لوط علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت لوط علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت شعیب علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں حضرت شعیب علیہ السّلام کی مبارک زندگی سے آگاہ ہوسکیں۔
2. حضرت شعیب علیہ السّلام کی دعوت سے واقف ہوسکیں۔
3. حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کے جرائم سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
4. حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب کے بارے میں جان سکیں۔
5. رزقِ حلال کمانے کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ نے مدین والوں کی اصلاح اور انھیں سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضرت شعیب علیہ السّلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت شعیب علیہ السّلام انتہائی دل نشین انداز میں وعظ و نصیحت فرماتے تھے،اس لیے آپ کا لقب "خطیب الانبیاء" ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ مدین کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ان کے پاس بہت سے باغات، جنگلات، نہریں اور آبشاریں تھیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت میں بھی برکت دے رکھی تھی۔ان کا علاقہ اس زمانے کی بین الاقوامی تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت خوش حال تھا۔

اس قوم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے بہت ناشکری کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ وہ لوگ تجارت میں اچھا منافع کمانے کے باوجود ناپ تول میں بے ایمانی کرتے تھے۔اس کے علاوہ تجارتی قافلوں کو بھی لُوٹ لیتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السّلام کو اپنی قوم کی ان نافرمانیوں پر شدید رنج تھا۔انھوں نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، شرک سے بچو، ناپ تول میں کمی نہ کرو اور زمین میں فساد نہ کرو۔ آپ علیہ السّلام نے انھیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننے اور استغفار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم نے اس نصیحت کے جواب میں آپ علیہ السّلام کا مذاق اڑایا اور کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ تم بہت سمجھ دار ہو۔ کیا تمھاری نماز تمھیں یہی سکھاتی ہے کہ ہم ان بُتوں کی پوجا چھوڑ دیں جنھیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں اور کیا ہم اپنے مالوں میں اپنی مرضی بھی نہ چلائیں۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے ان سے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے برے اعمال کی وجہ سے تم پر بھی ہولناک عذاب آجائے، جس طرح تم سے پہلی قوموں پر آیا تھا۔ قوم نے حضرت شعیب علیہ السّلام کی بات ماننے کے بجائے انھیں دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔

جب یہ بگڑی ہوئی قوم گناہوں سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب ان کی طرف بھیجا، چناں چہ ایک زوردار چیخ اور زلزلے نے ان نافرمانوں کو ہلاک کر دیا۔ ان کی بستیاں ایسے ہو گئیں جیسے کبھی یہ لوگ یہاں بسے ہی نہ تھے۔

قرآنِ مجید میں ان کی حالت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"پھر اُنھیں زلزلہ نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنھ پڑے رہ گئے۔ وہ لوگ جنھوں نے شعیب (علیہ السّلام) کو جھٹلایا (ایسے برباد ہو گئے) گویا کہ وہ اُن میں بسے ہی نہ تھے وہ لوگ جنھوں نے شعیب (علیہ السّلام) کو جھٹلایا وہی نقصان اُٹھانے والوں میں رہے۔ پھر (شعیب علیہ السّلام نے) اُن سے مُنھ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم! یقیناً میں تمھیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا چکا اور میں نے (تو) تمھاری خیر خواہی چاہی تھی پھر میں کافر قوم پر کیوں غم کروں۔"

(سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ: 91-93)

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السّلام اور ایمان لانے والوں کو اس عذاب سے بچا لیا۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی قوم کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار فرمایا۔

حضرت شعیب علیہ السّلام اور اہلِ مدین کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں رزقِ حلال کمانا چاہیے اور مالِ حرام سے بچنا چاہیے۔ ہمیں لین دین میں بے ایمانی نہیں کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرتے ہوئے اس کی فرماں برداری کرنی چاہیے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

آیت 85 تا 93

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) مدین (کے لوگوں) کی طرف اُن کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السّلام) کو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا

تمھارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمھارے پاس تمھارے ربّ کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے لہٰذا تم ناپ اور تول پورا کرو اور تم

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور تم زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو تمھارے لیے یہی بہتر ہے اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۸۵﴾ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ

مومن ہو۔ اور تم ہر راستہ پر (اس ارادہ سے) مت بیٹھا کرو کہ تم اللہ کی راہ سے ڈراؤ اور روکو اُس کو جو اُس (اللہ) پر ایمان لایا

وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠

اور (نہ اس ارادہ سے بیٹھو کہ) تم اِس (راہ) میں ٹیڑھ تلاش کرو اور یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے تو اُس نے تمھیں (تعداد میں) بڑھا دیا

وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ

اور دیکھو فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں

وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور ایک گروہ ایمان نہ لائے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

اُن کی قوم کے سردار جنھوں نے تکبّر کیا کہنے لگے اے شعیب! ہم ضرور تمھیں نکال دیں گے اور جو تمھارے ساتھ ایمان لائے

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قف

اپنی بستی سے یا تم ہمارے طریقہ پر پلٹ آؤ (شعیب علیہ السّلام نے) فرمایا کیا (ہم تمھارے طریقہ پر آجائیں) اگرچہ ہم اس سے بے زار ہی ہوں۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

یقیناً (پھر تو) ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اگر ہم تمھارے طریقہ پر لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اُس (طریقہ) سے نجات عطا فرمائی

الجزء ۹

وَ مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا

اور ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اُس (طریقہ) پر پلٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا ربّ ہے اور ہمارے ربّ نے

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا

(اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ فرمالیا ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا اے ہمارے ربّ! فیصلہ فرمادے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

حق کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ اور اُن کی قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا کہنے لگے کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

تو بے شک تم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر اُنھیں زلزلہ نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنہ پڑے رہ گئے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

مع

وہ لوگ جنھوں نے شعیب (علیہ السّلام) کو جھٹلایا (ایسے برباد ہو گئے) گویا کہ وہ اُن میں بسے ہی نہ تھے وہ لوگ جنھوں نے شعیب (علیہ السّلام) کو جھٹلایا

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ

وہی نقصان اُٹھانے والوں میں رہے۔ پھر (شعیب علیہ السّلام نے) اُن سے مُنہ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم!

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

یقیناً میں تمھیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا چکا اور میں نے (تو) تمھاری خیر خواہی چاہی تھی پھر میں کافر قوم پر کیوں غم کروں۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ

آیت 84 تا 95

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا اہلِ) مدین کی طرف ان کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السّلام) کو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ

تمھارا اس کے سوائے کوئی معبود نہیں اور تم ناپ اور تول کم نہ کرو بے شک میں تمھیں خوش حالی میں دیکھتا ہوں

وَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

اور بے شک میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں گھیر نے والے دن کے عذاب سے۔ اور اے میری قوم! تم انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پورا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ تمھارے لیے اللہ کا دیا ہوا جو (حلال مال) بچ جائے بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ

اگر تم مومن ہو اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔ (شعیب علیہ السّلام کی قوم نے) کہا اے شعیب! کیا تمھاری نماز تمھیں یہی حکم دیتی ہے؟ کہ ہم چھوڑ دیں

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

ان (معبودوں) کو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ (بھی) نہ کریں جو ہم چاہیں؟

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ

بے شک تم تو یقیناً بڑے باوقار سمجھ دار ہو۔ (شعیب علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم! بھلا تم دیکھو اگر میں واضح دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ

اپنے ربّ کی طرف سے اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے (تو کیسے اس کی نافرمانی کروں) اور میں نہیں چاہتا

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ

کہ تمھاری مخالفت کر کے ان کاموں کو کروں جن سے تمھیں خود منع کرتا ہوں میں تو بس (تمھاری) اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ

اور مجھے جو توفیق ہے وہ اللہ ہی (کے فضل) سے ہے اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم!

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

تمھیں میری مخالفت (اس بات پر) آمادہ نہ کرے کہ تمھیں ایسی مصیبت (عذاب) پہنچے جیسے پہنچی تھی نوح (علیہ السّلام) کی قوم یا ہود (علیہ السّلام) کی قوم

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

یا صالح (علیہ السّلام) کی قوم کو اور لوط (علیہ السّلام) کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے ربّ سے مغفرت مانگو پھر تم اس کے حضور توبہ کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ

بے شک میرا ربّ نہایت رحم فرمانے والا نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ (قوم نے) کہا اے شعیب! تمھاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں

وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫

اور بے شک ہم تمھیں اپنے درمیان یقیناً کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمھارا خاندان نہ ہوتا (تو) ہم تمھیں یقیناً رجم کر دیتے

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور تم ہم پر کچھ غالب نہیں ہو۔ (شعیب علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمھارے نزدیک اللہ سے زیادہ غلبہ والا ہے

وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾

اور تم نے اس (اللہ) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بے شک میرا ربّ تمھارے اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں تم عنقریب جان لو گے کس پر (ایسا) عذاب آتا ہے

يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَ ارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

جو اُسے رُسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم انتظار کرو بے شک میں (بھی) تمھارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آیا

نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

تو ہم نے شعیب (علیہ السّلام) کو نجات عطا فرمائی اور اُن کے ساتھ ان لوگوں کو (بھی نجات عطا فرمائی) جو ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے

وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ

اور ظلم کرنے والوں کو زوردار چیخ نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنھ پڑے رہ گئے۔ گویا کہ وہ اُن (گھروں) میں بسے ہی نہ تھے۔

اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع ۸ ۱۲ ۸

آگاہ رہو! (اہل) مدیَن کے لیے (رحمت سے) دُوری ہے جیسے (رحمت سے قومِ) ثمود دُور ہوئے تھے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 176 تا 191

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔـيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ

اَیکہ (کی بستی) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے شعیب (علیہ السّلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمھارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ ۚ وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ ۭ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ ۚ

میرا اَجر تو تمام جہانوں کے ربّ کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ تم ناپ پورا بھر کر دو اور تم نقصان دینے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

اور سیدھے ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو

وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۚ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۸۴﴾

اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ اور تم ڈرو اس (اللہ کی ذات) سے جس نے تمھیں پیدا فرمایا اور پچھلی مخلوق کو (بھی)۔

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۙ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۚ﴿۱۸۶﴾

(قوم نے) کہا بے شک تم جادو کیے گئے لوگوں میں سے ہو۔ اور تم ہم جیسے ہی بشر ہو اور بے شک ہم تمھیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ

لہٰذا تم ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گرا دو اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (شعیب علیہ السّلام نے) فرمایا میرا ربّ خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ

اُن (کاموں) کو جو تم کرتے ہو۔ پھر ان لوگوں نے اُنھیں (شعیب علیہ السّلام کو) جھٹلایا تو اُن کو سائے والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع

اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

ع۱۰

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت شعیب علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) صفیُّ اللہ (ب) خلیلُ اللہ (ج) کلیمُ اللہ (د) خطیب الانبیاء

ii حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم تھی:

(الف) قومِ عاد (ب) قومِ ثمود (ج) اہلِ مَدیَن (د) بنی اسرائیل

iii اللہ تعالیٰ نے تجارت میں بہت برکت دے رکھی تھی:

(الف) قومِ شعیب علیہ السّلام کو (ب) قومِ عاد کو (ج) بنی اسرائیل کو (د) قومِ ثمود کو

iv حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی قوم کے بُرے انجام پر اظہار کیا:

(الف) افسوس کا (ب) خوشی کا (ج) شرمندگی کا (د) بے نیازی کا

v اہلِ مدین کا علاقہ واقع تھا:

(الف) بلند پہاڑ پر (ب) بین الاقوامی تجارتی شاہراہ پر (ج) صحرا میں (د) سمندر کے قریب

2 مختصر جواب دیجیے۔

i اہلِ مَدیَن کو اللہ تعالیٰ نے کیا نعمتیں عطا فرمائی تھیں؟

ii اہلِ مَدیَن کس برائی کا شکار تھے؟

iii حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی قوم کو کیا نصیحت فرمائی؟

iv اہلِ مدین کا انجام لکھیں۔

v حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کیوں عذاب کا شکار ہوئی؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i حضرت شعیب علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کی کوششیں بیان کریں۔

ii حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کا رویّہ اور اس کا نتیجہ تحریر کریں۔ اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ، آیت 85 تا 93۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت 84 تا 95۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء، آیت 176 تا 191 کی روشنی میں حضرت شعیب علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔
- صبح کی اسمبلی یا کمرا جماعت میں حضرت شعیب علیہ السّلام اور ان کی قوم کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت شعیب علیہ السلام کی زندگی سے حاصل ہونے والا سبق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

ماڈل پیپر برائے جماعت ششم

کل نمبر 50 | حصّہ اوّل (معروضی) | وقت :————

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سب سے پہلے پیغمبر ہیں:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام (ب) حضرت آدم علیہ السّلام (ج) حضرت صالح علیہ السّلام (د) حضرت لوط علیہ السّلام

ii ہاتھی والوں کا قصہ ہے:

(الف) سورۃ الفیل میں (ب) سورۃ قُریش میں (ج) سورۃ الماعون میں (د) سورۃ الکوثر میں

iii اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی:

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام نے (ب) حضرت ادریس علیہ السّلام نے (ج) حضرت نوح علیہ السّلام نے (د) حضرت لوط علیہ السّلام نے

iv حضرت ھود علیہ السّلام بھیجے گئے:

(الف) قومِ ثمود کی طرف (ب) قومِ عاد کی طرف (ج) قومِ سبا کی طرف (د) قومِ مدین کی طرف

v اونٹنی کے معجزے کا تعلّق ہے:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام سے (ب) حضرت آدم علیہ السّلام سے (ج) حضرت لوط علیہ السّلام سے (د) حضرت صالح علیہ السّلام سے

vi قرآنِ مجید کی سب سے پہلی سورت ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ النّصر (ج) سورۃ اللھب (د) سورۃ الفیل

vii حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدے سے انکار کیا:

(الف) فرشتوں نے (ب) جِنّات نے (ج) ابلیس نے (د) انسانوں نے

viii دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ میں (ب) سورۃ الفلق میں (ج) سورۃ النّصر میں (د) سورۃ الاخلاص میں

ix النّصر کا معنی ہے:

(الف) مدد (ب) ہجرت (ج) نصیحت (د) نصیب

x ابوالبَشر لقب ہے:

(الف) حضرت نوح علیہ السّلام کا (ب) حضرت آدم علیہ السّلام کا (ج) حضرت صالح علیہ السّلام کا (د) حضرت شعیب علیہ السّلام کا

حصّہ دوم (انشائی)

2 کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2×5=10)

i. سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

ii. سُوْرَۃُ الْفِیْل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

iii. حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال اپنی قوم کو تبلیغ کی؟

iv. حضرت شُعیب علیہ السلام کی قوم کیوں عذاب کا شکار ہوئی؟

v. سُوْرَۃُ النَّصر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کن دو کاموں کا حکم دیا گیا ہے؟

vi. اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

vii. لَكُمْ دِیْنُكُمْ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

viii. وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

3 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے۔ (5×1=05)

اَعْبُدُ | اَلصَّمَدُ | اَلْمُسْتَقِیْمُ | قُلْ | اَلْعُقَدُ

اِهْدِنَا | لَمْ یَلِدْ | لَمْ یُوْلَدْ

4 درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے: (3×5=15)

i. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۳ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۴ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۵

ii. قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۳

iii. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

iv. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳

v. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴

5 درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں: (10)

i. حضرت نوح علیہ السّلام کا تعارف

ii. سُوْرَۃُ الْفِیْل (تعارف اور مرکزی مضمون)

جماعت ششم کا امتحانی پرچہ مرتّب کرنے کے بارے میں ہدایات:

1- سوال نمبر 1 مرتّب کرتے وقت مقرّرہ حصّہ قرآنِ مجید میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) اور انبیاء کرام علیہم السلام کے تعارف میں سے سوالات مرتّب کیے جائیں۔

2- سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتّب کیے جائیں:

i. مقرّرہ حصّہ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات

ii. انبیاء کرام علیہم السلام کا تعارف

iii. جائزے کے لیے منتخب 5 سورتوں کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

3- سوال نمبر 3 مرتّب کرتے وقت جماعت ششم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنیٰ پوچھے جائیں۔

4- سوال نمبر 4 مرتّب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب پانچ سورتوں میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔

5- سوال نمبر 5 مرتّب کرتے وقت انبیاء کرام علیہم السلام اور قرآنی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) دونوں کو نمائندگی دی جائے۔

رموزِ اوقاف قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان درج ذیل رموز کو ملحوظ رکھیں۔

○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے، اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جس میں اُٹھنے کا اَمر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھومت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے اَمر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
ط	یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقفِ مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف کا خُلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصَلُ کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتة	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے، بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے، جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ك	کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

قاری محمد اشرف خوشابی

رجسٹریشن نمبر 049
جاری کردہ 10-02-2014

• درس نظامی • تجوید و قرات • رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف پنجاب)

فون: 0301-4984297

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ گولڈن بک کمپنی، ۳۵ نابھہ روڈ، لاہور کی مرتب کردہ کتاب "ترجمۃ القرآن المجید" برائے جماعت ششم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اشرف خوشابی
0301-4984297

عارضی پتہ: امام وخطیب جامع مسجد [illegible] لاہور مستقل پتہ: چک 10/63 ایم بی تحصیل وضلع خوشاب

قاری محمد اسلام میواتی

رجسٹریشن نمبر 042

Qari Muhammad Islam Mewati

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ گولڈن بک کمپنی، ۳۵ نابھہ روڈ، لاہور کی مرتب کردہ کتاب "ترجمۃ القرآن المجید" برائے جماعت ششم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اسلام
رجسٹریشن نمبر 042
رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب پاکستان
0306-6628331

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ
291 کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب: 0306-6628331-0335-4274331



قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد   کِشورِ حسِین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام   قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت   پایندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچمِ ستارہ و ہِلال   رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال   جانِ اِستِقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور